يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ

ماہنامہ

مجلس انصاراللہ بھارت کا ترجمان

انصار اللہ

قادیان

اپریل 2020ء

مؤرخہ 18 فروری 2020ء کو مجلس انصاراللہ قادیان کے زیر اہتمام منعقدہ ریفریشر کورس برائے ممبران مجلس عاملہ انصاراللہ قادیان کے موقع پر مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصاراللہ بھارت خطاب کرتے ہوئے جبکہ مکرم عبدالمؤمن راشد صاحب نائب صدر اوّل مجلس انصاراللہ بھارت، مکرم شیخ مجاہد احمد شاستری صاحب نائب صدر صف دوم مجلس انصاراللہ بھارت اسٹیج پر رونق افروز ہیں

اس موقع پر حاضر ممبران مجلس عاملہ قادیان کا ایک منظر
مکرم شیخ ناصر وحید صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ قادیان بھی تشریف فرما ہیں

مورخہ 16 فروری 2020ء کو منعقدہ مجلس عاملہ ریفریشر کورس
ضلع پالگاڈ، تریشور (کیرالہ) کے موقع پر
مکرم سی شمیم صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ جنوبی ہند تقریر کرتے ہوئے

مورخہ 16 فروری 2020ء کو منعقدہ مجلس عاملہ ریفریشر کورس
ضلع پالگاڈ، تریشور (کیرالہ) کے موقع پر حاضر ممبران کا ایک منظر

مورخہ 25 تا30 جنوری 2020ء مجلس انصاراللہ بھارت کے زیرانتظام
مسجد ناصر آباد میں منعقدہ تربیتی کلاسز برائے مہمانانِ کرام کے موقع پر
مکرم تنویر احمد خادم صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ قادیان خطاب کرتے ہوئے

مجلس عاملہ انصاراللہ رشی نگر (ضلع شوپیان، جموں اینڈ کشمیر) کی طرف سے
منعقدہ وقارِ عمل کے موقع پر برف ہٹاتے ہوئے اراکین انصاراللہ

مجلس عاملہ ریفریشر کورس کیرنگ (اڈیشہ) کے موقع پر ایک گروپ تصویر

فری میڈیکل کیمپ گونی کوپل (کرناٹک) کا ایک منظر
مکرم سید شارق مجید صاحب ناظم ضلع بنگلور بھی موجود ہیں

مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ جنوبی ہند
مکرم محمد کلیم خان صاحب مبلغ انچارج ضلع حیدرآباد مع وفد
سکھ برادران میں جماعتی لٹریچر تقسیم کرتے ہوئے

جماعت احمدیہ کیرنگ (اڈیشہ) کے زیرانتظام منعقدہ بک اسٹال میں
اراکین مجلس انصاراللہ کیرنگ رضا کارانہ ڈیوٹیاں دیتے ہوئے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (سورۃ الصف آیت:۱۵)

رَبِّ انۡفُخۡ رُوۡحَ بَرَکَۃٍ فِیۡ کَلَامِیۡ ھٰذَا وَ اجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَہۡوِیۡۤ اِلَیۡہِ (فتح اسلام)

مَجۡلِسۡ اَنۡصَارُ اللہ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھارت کا تَرۡجُمَانۡ

ماہنامہ

انصار اللہ

قادیان

جلد:18 | شہادت 1399 ہجری شمسی - اپریل 2020ء | شمارہ:4

فہرست مضامین

اداریہ	2
درس القرآن ودرس الحدیث	3
ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام	4
گزارشات ازصدرمجلس انصاراللہ بھارت	5
خلاصہ خطباتِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
اسلامی روزہ کے امتیازات	11
سوسال قبل اپریل 1920ء	15
صُوۡمُوۡا تَصِحُّوۡا	16
اعلانِ تواریخ سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت 2020ء	19
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﴿برائے مقابلہ تقاریر اجتماعات 2020ء﴾	20
سیرت حضرت مسیح موعودعلیہ السلام ﴿برائے مقابلہ تقاریر اجتماعات 2020ء﴾	21
تعارف کتب حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام، روحانی خزائن جلد چہارم	22
اخبارمجالس	25

نگران :

عطاء المجیب لون
صدرمجلس انصاراللہ بھارت

مدیر
حافظ سید رسول نیاز
Mob. 98763 32272

نائب مدیر
محمد عارف ربانی
Mob. 60062 37424

مجلس ادارت
شیخ مجاہد احمد شاستری، ایچ شمس الدین، سید طفیل احمد شہباز، جاوید احمد لون، تسنیم احمد بٹ، سید اعجاز احمد آفتاب

مینیجر
مقصود احمد بھٹی
Mob. 84272 63701

مطبع
فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

پروپرائٹر
مجلس انصاراللہ بھارت

مقام اشاعت
ایوان انصار قادیان، گورداسپور، پنجاب
فون : 01872-220186
ای میل: Ansarullah@qadian.in

بدل اشتراک سالانہ
سالانہ 210 روپے۔ فی پرچہ 20 روپے
بیرون ملک سالانہ 50 یُو ایس ڈالر

ٹائٹل ڈیزائن: آر۔محمود احمد عبداللہ

شعیب احمد ایم اے پرنٹرو پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصاراللہ بھارت قادیان سے شائع کیا : پروپرائٹر مجلس انصاراللہ بھارت

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ماہِ رمضان اور محاسبہ نفس

انسان کی ترقی کیلئے ضروری ہے کہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے۔ تاکہ جو خامیاں اور نقائص سامنے آئیں اُنہیں دور کرنے کی کوشش کر سکے۔ اور تزکیہ نفس کیلئے پہلے سے بڑھ کر محنت کر سکے۔ روحانی میدان میں ترقی کر سکے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں انسان کو ہمیشہ اپنا محاسبہ کرتے رہنے کی تلقین کی ہے۔ تاکہ وہ روزانہ قربِ الٰہی کے میدان میں آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ (الحشر:19)

یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر جان یہ نظر رکھے کہ وہ کل کے لئے کیا آگے بھیج رہی ہے۔

اِس آیت سے واضح ہے کہ خود احتسابی بہت ضروری ہے۔ ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہر رات بستر پر جانے سے قبل خود اپنا جائزہ لیا کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا۔ **"عقل مند وہ ہے جس نے اپنے نفس کو عبادت میں لگایا اُس کا احتساب کیا اور موت کے بعد پیش آنے والے امور کیلئے تیاری کی اور بے وقوف وہ ہے جو اپنے نفس کی پیروی کرے اور اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھے"**۔ (ترمذی ابواب صفت القیامۃ)

حضرت عمر فاروقؓ کا مشہور قول ہے کہ۔ "اپنے نفسوں کا احتساب کرلو قبل اِس کے کہ تمہارا احتساب کیا جائے۔ بڑی پیشی کیلئے اپنے آپ کو تیار کرلو اور قیامت کے دن اُس آدمی کا حساب آسان ہو جائے گا جس نے اس دُنیا میں اپنا احتساب کیا"۔ (ترمذی)

اِمام الزماں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ بھی انسان کے اعمال کا روزنامچہ بناتا ہے۔ پس انسان کو بھی اپنے حالات کا ایک روزنامچہ تیار کرنا چاہئے اور اس میں غور کرنا چاہئے کہ نیکی میں کہاں قدم آگے رکھا ہے۔ انسان کا آج اور کل برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ جس کا آج اور کل اس لحاظ سے کہ نیکی میں کیا ترقی کی ہے برابر ہو گیا وہ گھاٹے میں ہے۔" (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۴۵۵)

"چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔" (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12)

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ کہ "جس شخص نے ایمان کی حالت میں اور محاسبہ نفس کرتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے اس کو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔" (بخاری کتاب الایمان) رمضان المبارک میں محاسبہ نفس کیلئے عمدہ موقع اور ایک سازگار ماحول میسّر آتا ہے۔ پس ضروری ہے کہ انسان بھی اپنے نفس کو ٹٹولے اور محاسبہ نفس کرتا رہے کہ کن کن خامیوں کو ہنوز دور کرنا باقی ہے۔ اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"ہمیں رمضان کا انتظار ہونا چاہئے۔ تبھی ہم گزشتہ سال میں جو رمضان گزرا ہے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، اس میں جو ہم نے نیکیاں کی تھیں، جو تقویٰ اختیار کیا تھا، جو منزلیں ہم نے حاصل کی تھیں، ان کا فیض پا سکتے ہیں۔ اس رمضان میں یہ جائزہ لینا چاہئے کہ گزشتہ رمضان میں جو منزلیں حاصل ہوئی تھیں کیا ان پر ہم قائم ہیں۔ کہیں اس سے بھٹک تو نہیں گئے۔ اگر بھٹک گئے تو رمضان نے ہمیں کیا فائدہ دیا۔ اور یہ رمضان بھی اور آئندہ آنے والے رمضان بھی ہمیں کیا فائدہ دے سکیں گے۔" (خطبہ جمعہ 7/ اکتوبر 2005ء۔ خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 594)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اِس رمضان میں ہم اپنا محاسبہ نفس ایسا کریں کہ ہر دن جو ہم پر چڑھے ہمیں نیکی میں آگے بڑھانے والا ہو۔ آمین

حافظ سید رسول نیاز

القرآن الکریم

شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰی وَالۡفُرۡقَانِ ۚ فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡکُمُ الشَّهۡرَ فَلۡیَصُمۡهُ ؕ وَمَنۡ کَانَ مَرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیۡدُ اللّٰهُ بِکُمُ الۡیُسۡرَ وَلَا یُرِیۡدُ بِکُمُ الۡعُسۡرَ ۫ وَلِتُکۡمِلُوا الۡعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىکُمۡ وَلَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ○

(البقرۃ:186)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اِس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اُس نے تمہیں عطا کی اور تاکہ تم شکر کرو۔

حدیث النّبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عَنۡ طَلۡحَةَ بۡنِ عُبَيۡدِ اللهِ رَضِیَ اللهُ عَنۡهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَأَی الۡهِلَالَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيۡنَا بِالۡاَمۡنِ وَالۡاِيۡمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالۡاِسۡلَامِ، رَبِّیۡ وَرَبُّكَ اللهُ، هِلَالُ رُشۡدٍ وَخَيۡرٍ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول عند رویۃ الھلال)

ترجمہ: حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا کرتے۔ اے میرے خدا! یہ چاند امن وامان اور صحت وسلامتی کے ساتھ ہر روز نکلے۔ اے چاند! میرا ربّ اور تیرا ربّ اللہ تعالیٰ ہے۔ تُو خیر و برکت اور رُشد و بھلائی کا چاند بن۔

صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے

’’رَمض سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔رَمضان میں چونکہ انسان اَکل و شُرب اور تمام جسمانی لذّتوں پر صبر کرتا ہے۔دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رَمَضَان ہوا۔اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینے میں آیا،اس لئے رَمَضَان کہلایا۔میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے۔کیونکہ عرب کے لئے یہ خصوصیّت نہیں ہوسکتی۔روحانی رَمض سے مراد رُوحانی ذوق وشوق اور حرارتِ دینی ہوتی ہے۔رَمض اُس حرارت کو بھی کہتے ہیں،جس سے پتّھر گرم ہوجاتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات:جلداوّل صفحہ136)

’’شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ‘‘(البقرۃ:۱۸۶) سے ماہِ رَمَضَان کی عظمت معلوم ہوتی ہے صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویرِ قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہوجائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔پس اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ(البقرۃ:۱۸۶) میں یہی اشارہ ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایام میں مَیں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ روزہ رکھنا سنت اہل بیت ہے۔میرے حق میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ سلمان یعنی الصلحان کہ اس شخص کے ہاتھ سے دو صلح ہوں گی۔ایک اندرونی اور دوسری بیرونی۔اور یہ اپنا کام رفق سے کرے گا نہ کہ شمشیر سے اور مَیں جب مشرب حسین پر نہیں ہوں کہ جس نے جنگ کی بلکہ مشرب حسن پر ہوں کہ جس نے جنگ نہ کی تو مَیں نے سمجھا کہ روزہ کی طرف اشارہ ہے چنانچہ میں نے چھ ماہ تک روزے رکھے۔اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جارہے ہیں یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہوسکتا تھا اور اگر اس وقت میں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تھا۔‘‘

(ملفوظات:جلددوم صفحہ562،561)

گزارشات از صدر مجلس

’رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے دُعاؤں کا مہینہ ہے‘

رمضان دُعاؤں کے لئے نہایت ساز گار اور موزوں ترین مہینہ ہے۔ کیونکہ روزہ اور دُعا کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ اسی تعلق کی وجہ سے قرآنِ کریم میں روزوں کے احکامات کے عین درمیان دعا کا مضمون بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ (البقرۃ:187) یعنی اور (اے رسول) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو جواب دے کہ میں ان کے پاس ہی ہوں جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں سو چاہئے کہ وہ دعا کرنیوالے بھی میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

حضرت ابو ہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا:

إِذَا مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ ثُلُثَاهُ، يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُولُ: هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطٰى؟ هَلْ مِنْ دَاعٍ يُسْتَجَابُ لَهُ؟ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ يُغْفَرُ لَهُ؟ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ یعنی جب رات کا آدھا حصہ یا تہائی حصہ گزر جاتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ آسمانِ دنیا پر تشریف لے آتا ہے اور فرماتا ہے: کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ جس کو عطا کیا جائے؟ کیا کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا کو قبول کیا جائے؟ کیا کوئی مغفرت کا طلب گار ہے کہ اس کو مغفرت سے نوازا جائے؟ یہاں تک کہ فجر پھوٹ پڑتی ہے۔“

(صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا باب التَّرْغِيبِ فِي الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَالإِجَابَةِ فِيهِ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے دُعاؤں کا مہینہ ہے۔“

(الحکم 2/جنوری 1901)

امسال رمضان المبارک میں ہم سب کیلئے ضروری ہے کہ جہاں ہم اسلام واحمدیت کے غلبہ اور امن عالم کیلئے کثرت سے نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ دعائیں کریں۔ وہاں اپنے محبوب امام خلیفہ وقت کو بھی اپنی متضرعانہ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ نیز اپنے اور اپنے عزیز اقارب کیلئے بھی التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ ایک حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”روزے ایمان کی حالت میں اگر ہوں گے۔ روزے بھی رکھ رہے ہوں گے اور ایمان کی حالت میں رکھ رہے ہوں گے، جو رکھنے کا حق ہے وہ ادا کر رہے ہوں گے، اپنے نفس کا محاسبہ بھی کر رہے ہوں گے، اپنے آپ کو بھی دیکھ رہے ہوں گے، یہ نہیں کہ صرف دوسروں کی برائیوں پہ نظر ہو بلکہ اپنا بھی جائزہ لے رہے ہوں گے، اللہ تعالیٰ کے خاص بندے بننے والے ہوں گے تو پھر برکتوں سے فیض پانے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں روزے کو تمام شرائط کے ساتھ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور خالصۃً اللہ تعالیٰ کی خاطر روزے رکھنے والے ہوں نہ کہ دنیا کے دکھاوے کے لئے۔ کوئی نفس کا بہانہ ہمارے روزے رکھنے میں حائل نہ ہو اور اس مہینے میں اپنی عبادتوں کو بھی زندہ کرنے والے ہوں۔ اللہ توفیق دے۔ اور جب نیکیوں کے راستے پر اس رمضان میں چلیں یہ بھی اس رمضان میں دعائیں کرتے رہنا چاہئے کہ نیکیاں رمضان کے ختم ہونے کے ساتھ ختم نہ ہو جائیں بلکہ ہمیشہ ہماری زندگیوں کا حصہ بنی رہیں۔ اور ہم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے پیاروں میں شامل ہو، اس کا پیار حاصل کرنے والا ہو اور ہمیشہ اس کے پیار کی نظر ہم پر پڑتی رہے۔ اور یہ رمضان ہمارے لئے، جماعت کے لئے غیر معمولی فتوحات لانے والا ہو۔“ (خطبہ جمعہ ۱۵/کتوبر/ ۲۰۰۴)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کے مطابق جماعت کی غیر معمولی فتوحات اور مجلس انصار اللہ بھارت کی عظیم الشان ترقیات کیلئے مقبول دعائیں کرنے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

عطاء المجیب لون

صدر مجلس انصار اللہ بھارت

سیّدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خطبہ جمعہ 7 فروری 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز و دلنشین تذکرہ

حضرت محمد بن مسلمہ انصاری کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس سے تھا۔ آپ حضرت مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر حضرت سعد بن معاذ سے پہلے اسلام لائے۔ جب حضرت عبیدۃ بن الجراح ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آپ کے ساتھ مؤاخات قائم فرمائی۔ آپ ان صحابہ میں شامل تھے جنہوں نے کعب بن اشرف اور ابورافع سلام بن ابوحقیق کو قتل کیا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد بن مسلمہ کو ان کے قتل پر مقرر کیا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض غزوات کے موقع پر ان کو مدینہ پر نگران بھی مقرر فرمایا۔ حضرت محمد بن مسلمہ کے بیٹے جعفر، عبداللہ، سعد، عبدالرحمن اور عمر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت محمد بن مسلمہ سوائے غزوہ تبوک کے تمام غزوات میں شریک ہوئے کیونکہ غزوہ تبوک میں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے مدینہ میں ٹھہرنے کے لئے پیچھے رہ گئے تھے۔

سیرۃ خاتم النبیین میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے کعب بن اشرف کے قتل کے ضمن میں لکھا ہے کہ بدر کی جنگ نے مدینہ کے یہودیوں کی دلی عداوت کو ظاہر کر دیا تھا اور وہ مخالفت میں بڑھ گئے تھے چنانچہ کعب بن اشرف کے قتل کا واقعہ اسی کی ایک کڑی ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں ہجرت کر کے تشریف لائے تو کعب بن اشرف نے دوسرے یہودیوں کے ساتھ مل کر اس معاہدہ میں شرکت اختیار کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور یہود کے درمیان باہمی دوستی اور امن وامان اور مشترکہ دفاع کے متعلق تحریر کیا گیا تھا مگر اندر ہی اندر کعب کے دل میں بغض و عداوت کی آگ سلگنے لگ گئی اور اس نے خفیہ چالوں اور خفیہ ساز باز سے اسلام اور بانی اسلام کی مخالفت شروع کر دی۔ جب کعب کو یہ یقین ہو گیا کہ واقعی بدر کی فتح نے اسلام کو وہ استحکام دے دیا ہے جس کا اسے وہم و گمان بھی نہ تھا تو وہ غیظ وغضب سے بھر گیا اور فوراً مکہ جا کر اپنی چرب زبانی اور شعر گوئی کے زور سے قریش کے دلوں میں مسلمانوں کے خون کی نہ بجھنے والی پیاس پیدا کر دی اور ان کے سینے جذباتِ انتقام و عداوت سے بھر دیئے۔

اس کے بعد اس بدبخت نے دوسرے قبائل عرب کا رخ کیا اور قوم بقوم پھر کر مسلمانوں کے خلاف لوگوں کو بھڑکایا۔ اور پھر مدینہ میں واپس آ کر مسلمان خواتین پر تشبیب کہی۔ حتیٰ کہ خاندان نبوت کی عورتوں کو بھی اپنے ان اوباشانہ اشعار کا نشانہ بنانے سے دریغ نہیں کیا۔ اور پھر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی بھی سازش کی اور آپ کو کسی دعوت وغیرہ کے بہانے سے اپنے مکان پر بلا کر چند نوجوان یہودیوں سے آپ کو قتل کروانے کا منصوبہ باندھا مگر خدا کے فضل سے وقت پر اطلاع ہو گئی اور اس کی یہ سازش کامیاب نہیں ہوئی۔

آپ نے یہ ہدایت فرمائی کہ کعب کو کھلے طور پر قتل نہ کیا جاوے بلکہ چند لوگ خاموشی کے ساتھ کوئی مناسب موقع نکال کر اسے قتل کر دیں اور یہ ڈیوٹی آپ نے قبیلہ اوس کے ایک مخلص صحابی محمد بن مسلمہ کے سپرد فرمائی اور انہیں تاکید فرمائی کہ جو طریق بھی اختیار کرے

قبیلہ اوس کے رئیس سعد بن معاذ کے مشورہ سے کریں۔ چنانچہ محمد بن مسلمہ نے سعد بن معاذ کے مشورہ سے ابونائلہ اور دوتین اور صحابیوں کو اپنے ساتھ لیا اور کعب کے مکان پر پہنچے اور کعب کو اس کے اندرون خانہ سے بلا کر کہا کہ کیا تم مہربانی کر کے ہمیں کچھ قرض دے سکتے ہو؟ کعب نے کہا ہاں مگر کوئی چیز رہن رکھو۔ محمد نے کہا ہم اپنے ہتھیار رہن رکھ دیتے ہیں۔ کعب راضی ہو گیا اور محمد بن مسلمہ اور ان کے ساتھی رات کو آنے کا وعدہ دے کر واپس چلے آئے۔ جب رات ہوئی تو یہ پارٹی ہتھیار وغیرہ ساتھ لے کر کعب کے مکان پر پہنچے اور اسے گھر سے نکال کر باتیں کرتے کرتے ایک طرف کو لے گئے اور اُسے قتل کر دیا۔ محمد بن مسلمہ اور ان کے ساتھی وہاں سے رخصت ہو کر جلدی جلدی آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور آپ کو اس قتل کی اطلاع دی۔

یاد رکھنا چاہئے کہ کعب نے تمام عہد و پیمان کو بالائے طاق رکھ کر مسلمانوں سے بلکہ حق یہ ہے کہ حکومت وقت سے غداری کی۔ کیا آج کل مہذب کہلانے والے ممالک میں بغاوت اور عہد شکنی اور اشتعال انگیزی اور سازشِ قتل کے مجرموں کو قتل کی سزا نہیں دی جاتی؟

اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ کیا کعب کے قتل کا طریق جائز تھا کہ نہیں۔ اس کے جواب میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ عرب میں اس وقت کوئی باقاعدہ سلطنت نہ تھی بلکہ ہر شخص اور ہر قبیلہ آزاد اور خود مختار تھا۔ ایسی صورت میں وہ کون سی عدالت تھی جہاں کعب کے خلاف مقدمہ دائر کر کے باقاعدہ قتل کا حکم حاصل کیا جاتا؟

باقی رہا یہ اعتراض کہ اس موقع پر آنحضرت ﷺ نے اپنے اصحاب کو جھوٹ اور فریب کی اجازت دی۔ سو یہ بالکل غلط ہے اور صحیح روایات اس کی مکذب ہیں۔

یہ سوال بھی بعضوں نے اٹھایا کہ کیا جنگ میں جھوٹ بولنا اور دھوکہ دینا جائز ہے بعض روایتوں میں یہ مذکور ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ الحرب خدعۃ۔ سمی الحرب خدعۃ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کا نام دھوکا رکھا تھا۔ یعنی جنگ خود ایک دھوکا دینے والی چیز ہے۔ جنگ میں جھوٹ اور غداری وغیرہ سے کام لیا جاوے اس سے اسلام نہایت سختی کے ساتھ منع کرتا ہے۔

خطبہ جمعہ: 14 فروری 2020ء بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، برطانیہ
حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز و دلنشین تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ گزشتہ خطبہ میں کعب بن اشرف کے قتل کے ضمن میں یہ بیان ہوا تھا کہ حضرت محمد بن مسلمہ نے اسے بہانے سے گھر سے دور لے جا کر قتل کیا تو کیا یہ جھوٹ نہیں ہے؟ نیز یہ بھی بیان ہوا تھا کہ بعض علماء کے نزدیک ایک حدیث کے حوالے سے تین موقعوں پر جھوٹ کی اجازت ہے لیکن حقیقت میں یہ غلط تصور ہے یا حدیث کی غلط تشریح ہے۔ ایک عیسائی کے اِسی اعتراض کے جواب میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ بولنے اور اپنے دین کو چھپا لینے کی اجازت دی ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: واضح ہو کہ جس قدر راستی کے التزام کے لئے قرآن شریف میں تاکید ہے میں ہرگز باور نہیں کر سکتا کہ انجیل میں اس کا عشر عشیر بھی تاکید ہو۔ قرآن شریف نے دروغ گوئی کو بت پرستی کے برابر ٹھہرایا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ۔ یعنی بتوں کی پلیدی اور جھوٹ کی پلیدی سے پرہیز کرو۔ پھر ایک جگہ فرماتا ہے۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُھَدَآءَ لِلّٰہِ وَلَوْ عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ یعنی اے ایمان والو انصاف اور راستی پر قائم ہو جاؤ اور سچی گواہیوں کو لِلّٰہ ادا کرو اگرچہ تمہاری جانوں پر ان کا ضرر پہنچے یا تمہارے ماں باپ اور تمہارے اقارب ان گواہیوں سے نقصان اٹھاویں۔ اب اَے ناخدا ترس ذرا انجیل کو کھول اور ہمیں بتلا کہ راست گوئی کے لئے ایسی تاکید انجیل میں کہاں ہے۔

پھر اسی عیسائی کو جس کا نام فتح مسیح تھا مخاطب کر کے آپ نے فرمایا کہ حدیث میں تو یہ لفظ ہیں کہ اِنْ قُتِلْتَ وَاُحْرِقْتَ یعنی سچ کو مت چھوڑ اگرچہ تو قتل کیا جائے اور جلایا جائے۔ حقیقی کذب اسلام میں پلید اور حرام اور شرک کے برابر ہے مگر توریہ جو درحقیقت کذب نہیں اضطرار کے وقت عوام کے واسطے اس کا جواز حدیث سے پایا جاتا ہے مگر پھر بھی لکھا ہے کہ افضل وہی لوگ ہیں جو توریہ سے بھی پرہیز کریں توریہ اعلیٰ

درجہ کے تقویٰ کے برخلاف ہے اور بہر حال کھلی کھلی سچائی بہتر ہے اگر اس کی وجہ سے قتل کیا جائے اور جلا یا جائے۔

جب بنو نضیر نے دھوکے سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر چکی کا پاٹ گرا کر قتل کرنے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی اس کی خبر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کر دی تھی اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے اٹھے اور مدینہ تشریف لائے۔ حضرت محمد بن مسلمہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلوایا اور فرمایا کہ بنو نضیر کے یہودیوں کے پاس جاؤ اور انہیں کہو کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ تم میرے شہر سے نکل جاؤ۔ بنو قریضہ میں ایک شخص عمرو بن سُعدی نے جو اس قوم کے سرداروں میں سے تھا اپنی قوم کو ملامت کی اور کہا کہ تم نے غداری کی ہے، معاہدہ توڑا ہے اب یا مسلمان ہو جاؤ یا جزیہ پر راضی ہو جاؤ۔ یہود نے کہا نہ مسلمان ہوں گے نہ جزیہ دیں گے، اس سے قتل ہونا اچھا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ میں تم سے بری ہوتا ہوں اور یہ کہہ کر وہ قلعہ سے نکل کر باہر چل دیا۔ جب وہ قلعہ سے باہر نکل رہا تھا تو مسلمانوں کے ایک دستے نے جس کے سردار محمد بن مسلمہ تھے اسے دیکھ لیا اور اسے پوچھا کہ وہ کون ہے۔ اس نے بتایا کہ میں فلاں ہوں۔ اس پر محمد بن مسلمہ نے ان سے کہا آپ سلامتی سے چلے جائیں اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ مجھے شریفوں کی غلطیوں پر پردہ ڈالنے کے نیک عمل سے کبھی محروم نہ کرنا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپؐ نے محمد بن مسلمہ کو سرزنش نہیں کی بلکہ اس کے فعل کو سراہا یا اور تعریف کی۔ پس مسلمانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور تربیت کے مطابق ہمیشہ انصاف کا سلوک کیا ہے۔

اہل خیبر کی شرارتوں اور ابو رافع یہودی کے قتل کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ حضرت محمد بن مسلمہ بھی ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے ابو رافع کو قتل کیا تھا۔ حضرت عمر نے حضرت محمد بن مسلمہ کو اپنے دورِ خلافت میں جہینہ قبیلہ سے وصولی زکوۃ کیلئے مقرر کیا تھا۔ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد حضرت محمد بن مسلمہ نے گوشہ نشینی اختیار کر لی اور لکڑی کی تلوار بنوالی۔ آپ فتنوں سے الگ رہے اور جنگ جمل اور صفین میں شامل نہیں ہوئے۔ ان کی وفات تینتالیس چھیالیس یا سینتالیس ہجری میں مدینہ میں ہوئی۔ اس وقت آپ کی عمر 77 سال تھی۔ آپ کی نماز جنازہ مروان بن حکم نے پڑھائی جو اس وقت مدینہ کے امیر تھے۔ بعض روایات میں یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ کسی نے انہیں شہید کر دیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ حاضر بھی پڑھاؤں گا جو مکرم تاج دین صاحب ولد صدر دین صاحب کا ہے۔ 10 رفروری کو 84 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خطبہ جمعہ 21 فروری 2020ء بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، برطانیہ
پیشگوئی مصلح موعودؓ کی عظمت کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت احمدیہ میں 20 فروری کا دن پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے خاص طور پر یاد رکھا جاتا ہے اور جماعتوں میں یوم مصلح موعود کے حوالے سے جلسے بھی ہوتے ہیں یوم مصلح موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی پیدائش کی یاد میں نہیں منایا جاتا بلکہ ایک پیشگوئی کے پورا ہونے کی یاد میں منایا جاتا ہے ایسی پیشگوئی جو اسلام کی برتری اور سچائی ثابت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے الہام کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی تھی جو حضرت مصلح موعود کی پیدائش سے تین سال پہلے کی گئی تھی جس میں ایک خادم اسلام موعود بیٹے کی پیدائش کی خبر تھی جو دشمنوں کے لئے نشان کے طور پر پیش کی گئی تھی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: 20 رفروری کے دن 1886ء میں اس شہر ہوشیار پور میں آپ یہ خطبہ ہوشیار پور میں دے رہے تھے۔ ایک ایسے مکان میں جو اس وقت طویلہ کہلاتا تھا جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ رہائش کا اصلی مقام نہیں تھا وہ باقاعدہ گھر نہیں تھا بلکہ ایک رئیس کے زائد مکانوں میں سے وہ ایک مکان تھا جس میں شاید اتفاقی طور پر کوئی مہمان ٹھہر جاتا ہو یا وہاں انہوں نے سٹور بنا رکھا ہو یا حسب ضرورت جانور باندھے جاتے ہوں ایک زائد جگہ تھی، قادیان کا ایک گمنام شخص جس کو قادیان کے لوگ بھی پوری طرح نہیں جانتے تھے

لوگوں کی اس مخالفت کو دیکھ کر جو اسلام اور بانیٔ اسلام سے وہ رکھتے تھے اپنے خدا کے حضور علیحدگی میں عبادت کرنے اور اس کی نصرت اور تائید کا نشان طلب کرنے کے لئے آیا اور چالیس دن لوگوں سے علیحدہ رہ کر اس نے اپنے خدا سے دعائیں مانگیں۔ چالیس دن کی دعاؤں کے بعد خدا نے اس کو ایک نشان دیا وہ نشان یہ تھا کہ میں نہ صرف ان وعدوں کو جو میں نے تمہارے ساتھ کئے ہیں پورا کروں گا اور تمہارے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا بلکہ اس وعدے کو زیادہ شان کے ساتھ پورا کرنے کے لئے میں تمہیں ایک بیٹا دوں گا جو بعض خاص صفات سے متصف ہوگا وہ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے گا۔ جب یہ اشتہار شائع ہوا تو دشمنوں نے اس پر اعتراضات کا ایک سلسلہ شروع کر دیا کہ ایسی پیشگوئی کا کیا اعتبار کیا جا سکتا ہے کہ میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا کیا ہمیشہ لوگوں کے ہاں لڑکے پیدا نہیں ہوا کرتے۔

بات یہ ہے کہ اگر آپ اپنے ہاں محض ایک بیٹا پیدا ہونے کی خبر دیتے تب بھی یہ خبر اپنی ذات میں ایک پیشگوئی ہوتی کیونکہ دنیا میں ایک حصہ خواہ وہ کتنا ہی قلیل کیوں نہ ہو بہر حال ایسے لوگوں کا ہوتا ہے جن کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوتی۔ دوسرے آپ نے جب یہ اعلان کیا اس وقت آپ کی عمر 50 سال سے اوپر تھی اور ہزاروں ہزار لوگ دنیا میں ایسے پائے جاتے ہیں جن کے ہاں پچاس سال کے بعد اولاد کی پیدائش کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے اور پھر ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے ہاں صرف لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوتی ہیں اور پھر ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے ہاں لڑکے تو پیدا ہوتے ہیں مگر پیدا ہونے کے تھوڑے عرصے ہی بعد مر جاتے ہیں اور یہ سارے شبہات اس جگہ موجود تھے پس اول تو کسی لڑکے کی پیدائش کی خبر دینا کسی انسان کی طاقت میں نہیں ہو سکتا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی یہ الفاظ فرماتے ہوئے کہ میں ہی مصلح موعود ہوں پہلے آپ پر یہ اعتراض تھا کہ آپ نے اعلان نہیں کیا۔ 1944ء میں آپ نے اعلان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ جو شخص سمجھتا ہے کہ میں نے افترا سے کام لیا ہے یا اس بارے میں جھوٹ اور کذب بیانی کا ارتکاب کیا ہے وہ آئے اور اس معاملے میں میرے ساتھ مباہلہ کر لے۔ پھر اللہ تعالیٰ خود بخود اپنے آسمانی نشانات سے فیصلہ فرما دے گا کہ کون کاذب ہے اور کون صادق۔ لیکن کوئی مقابل پر نہیں آیا۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ میں اس موقع پر جہاں آپ لوگوں کو یہ بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کو پورا کر دیا جو مصلح موعود کے ساتھ تعلق رکھتی تھی وہاں میں آپ لوگوں کو ان ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں کہ آپ کا اولین فرض یہ ہے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک اسلام اور احمدیت کی فتح اور کامیابی کے لئے بہانے کے لئے تیار ہو جائیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب لیکچرز اور تقاریر کا مجموعہ انوار العلوم کے نام سے شائع ہو رہا ہے۔ جو اردو پڑھنا جانتے ہیں ان کو پڑھنا چاہئے۔ اس وقت انوار العلوم کی چھبیس جلدیں شائع ہو چکی ہیں ان میں کل چھ سو ستر کتب لیکچرز اور تقاریر آ چکی ہیں۔ خطبات محمود کی اس وقت تک کل انتالیس جلدیں شائع ہو چکی ہیں جن میں 1959ء تک کے خطبات شائع ہو گئے ہیں۔ ان جلدوں میں 2367 خطبات شامل ہیں۔ تفسیر صغیر دس سو اکہتر صفحات پر مشتمل ہے۔ تفسیر کبیر دس جلدوں پر محیط ہے اس میں قرآن کریم قرآن کریم کی انسٹھ سورتوں کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔ تفسیر کبیر کی دس جلدوں کے صفحات کی کل تعداد پانچ ہزار نو سو سات ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں ہوں آپ پر اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس بیٹے کی طرح اسلام کی خدمت کے لئے ہم ہر وقت کمربستہ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: نمازوں کے بعد میں دو جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ ایک ہے محترمہ مریم الزبتھ صاحبہ کا جو مکرم و محترم ملک عمر علی کھوکھر صاحب رئیس ملتان اور سابق امیر ملتان کی دوسری اہلیہ تھیں چھیاسی سال کی عمر میں ایک حادثے کے نتیجہ میں ان کی وفات ہو گئی۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

دوسرا جنازہ ہے عزیزم جاہد فارس احمد کا جو بارہ سال کی عمر میں وفات پا گیا ہے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

خطبہ جمعہ: 28 فروری 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت مصعب بن عمیرؓ کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مصعب بن عمیر کا تعلق قریش کے قبیلہ بنو عبدالدار سے تھا حضرت مصعب بن عمیر کی والدہ مکہ کی ایک مالدار خاتون تھی۔ حضرت مصعب بن عمیر کے والدین ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ حضرت مصعب بن عمیر کی والدہ نے ان کی پرورش بڑی ناز و نعمت سے کی۔ وہ انہیں بہترین پوشاک اور اعلیٰ لباس پہناتی تھی اور حضرت مصعب مکہ کی اعلیٰ درجہ کی خوشبو استعمال کرتے اور حضرمی جوتا جو حضر موت کے علاقے کا بنا ہوا ہوتا تھا امیر لوگوں کے لئے مخصوص تھا وہاں کا جوتا پہنا کرتے تھے۔ حضرت مصعب بن عمیر کی بیوی کا نام حمنہ بنت جحش تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش کی بہن تھیں۔

حضرت مصعب بن عمیر جلیل القدر صحابہ میں سے تھے اور ابتدا میں ہی اسلام قبول کرنے والے سابقین میں شامل تھے لیکن اپنی والدہ اور قوم کی مخالفت کے اندیشہ سے اسے مخفی رکھا۔ حضرت مصعب چھپ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ ایک دفعہ عثمان بن طلحہ نے انہیں نماز پڑھتے دیکھ لیا اور ان کے گھر والوں اور والدہ کو خبر کر دی۔ والدین نے ان کو قید کر دیا۔ قید سے کسی طرح نکلے تو ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے۔ کچھ عرصہ بعد بعض مہاجرین حبشہ سے مکہ واپس آئے تو حضرت مصعب بن عمیر بھی ان میں شامل تھے۔ آپ کی والدہ نے جب آپ کی حالت زار دیکھی تو آئندہ سے مخالفت ترک کر دی اور بیٹے کو اس کے حال پر چھوڑ دیا۔

حضرت مصعب بن عمیر کو دو ہجرتیں کرنے کی سعادت نصیب ہوئی آپ نے پہلے حبشہ اور بعد میں مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ حضرت سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ حضرت مصعب بن عمیر کو میں نے آسائش کے زمانے میں بھی دیکھا اور مسلمان ہونے کے بعد بھی۔ اسلام کی خاطر انہوں نے اتنے دکھ جھیلے کہ میں نے دیکھا کہ ان کے جسم سے جلد اس طرح اترنے لگی تھی جیسے سانپ کی کینچلی اترتی ہے اور نئی جلد آتی ہے یہ قربانی کے ایسے ایسے معیار تھے جو حیرت انگیز ہیں۔

بیعت عقبہ اولیٰ کے موقع پر مدینہ سے آئے ہوئے بارہ افراد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔ جب یہ لوگ واپس مدینہ جانے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیر کو ان کے ساتھ بھجوایا تا کہ وہ انہیں قرآن پڑھائیں اور اسلام کی تعلیم دیں۔ مدینہ میں حضرت مصعب نے حضرت اسعد بن زرارۃ کے گھر قیام کیا۔ آپ نمازوں میں امامت کے فرائض بھی انجام دیتے تھے۔ حضرت مصعب ایک عرصہ تک حضرت اسعد بن زرارۃ کے گھر قیام پذیر رہے لیکن بعد میں حضرت سعد بن معاذ کے گھر منتقل ہو گئے۔ مصعب بن عمیرؓ اپنے خاندان میں نہایت عزیز و محبوب سمجھے جاتے تھے یہ وہی نوجوان بزرگ ہیں جو یثرب میں پہلے اسلامی مبلغ بنا کر بھیجے گئے اور جن کے ذریعہ مدینہ میں اسلام پھیلا۔ حضرت مصعب بن عمیر مدینہ میں پہلے شخص تھے جنہوں نے ہجرت سے قبل سعد بن خیثمہ کے گھر جمعہ پڑھایا۔ حضرت مصعب بن عمیر کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں مدینہ میں گھر گھر اسلام کا چرچا ہونے لگا اور اوس اور خزرج بڑی سرعت کے ساتھ مسلمان ہونے شروع ہو گئے۔ بعض صورتوں میں تو قبیلے کا قبیلہ ایک دن میں ہی مسلمان ہو گیا چنانچہ بنو عبدالاشہل کا قبیلہ بھی اسی طرح ایک ہی وقت میں اکٹھا مسلمان ہوا تھا۔ یہ قبیلہ انصار کے مشہور قبیلہ اوس کا ایک ممتاز حصہ تھا اور اس کے رئیس کا نام سعد بن معاذ تھا جو صرف قبیلہ بنو عبدالاشھل کے ہی رئیس اعظم نہ تھے بلکہ قبیلہ اوس کے سردار بھی تھے۔ حضور انور نے فرمایا: حضرت مصعب بن عمیر کا مزید ذکر انشاء اللہ آئندہ خطبہ میں بیان ہوگا۔

فرمایا آج دو جنازے پڑھانے ہیں ان میں سے ایک ہیں مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب ابن مکرم ملک مظفر احمد صاحب جو 22/ فروری کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

دوسرا جنازہ ہے مکرم پروفیسر منور شمیم خالد صاحب ابن شیخ محبوب عالم خالد صاحب کا جو 16/ فروری 2020ء کو ربوہ میں تقریباً اکیاسی سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

......☆......☆......☆......

اسلامی روزہ کے امتیازات

﴿مقصود احمد بھٹی۔مینیجر رسالہ انصار اللہ قادیان﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ○(البقرۃ:184)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْۤ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ(البقرۃ:186)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔

یہ آیت کریمہ قرآن کریم کے رمضان کے ساتھ گہرے تعلق پر روشنی ڈال رہی ہے۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے کے ساتھ رمضان کے گہرے تعلق کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزے اور قرآن قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے۔روزے کہیں گے کہ اے میرے ربّ! مَیں نے بندے کو دن کے وقت کھانے پینے اور خواہشات سے روکا۔پس اُس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما اور قرآن کہے گا کہ مَیں نے اُسے رات کو نیند سے روکے رکھا۔پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں یعنی روزے اور قرآن کی سفارش قبول کی جائے گی۔(مسند احمد الرسالۃ)

پھر دوسری روایت میں ہے۔

’’حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔آپؐ فرماتے تھے کہ صرف دو شخص قابل رشک ہیں۔ایک جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی نعمت عطا فرمائی ہو اور وہ رات کی گھڑیوں میں اُٹھ کر اُس کو پڑھتا ہے۔اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہو اور وہ رات دن اُس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔‘‘

(بخاری کتاب فضائل القرآن)

دراصل قرآن کریم کے نزول کا آغاز بھی رمضان المبارک میں ہوا اور قرآن مجید کی جس قدر بھی تعلیمات ہیں وہ انسان کو تقویٰ اور پرہیزگاری کی طرف راہنمائی کرتی ہیں اور رمضان کا اصل مقصد ہی تقویٰ ہے۔جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’قرآن کو بہت پڑھنا چاہئے اور پڑھنے کی توفیق خدا تعالیٰ سے طلب کرنی چاہئے۔کیونکہ محنت کے سوا اِنسان کو کچھ نہیں ملتا....ہر ایک شخص کو خود بخود خدا تعالیٰ سے ملاقات کرنے کی طاقت نہیں۔اس کے واسطے واسطہ ضروری ہے اور وہ واسطہ قرآن شریف ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 233)

مزید حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل ہیں سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو، ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ کہ تمام بھلائیاں قرآن میں ہیں۔‘‘ (تحفہ بغداد روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 29)

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رمضان المبارک اور قرآن مجید کے امتیاز کے سلسلہ میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’رمضان اور قرآن کی ایک خاص نسبت ہے جیسا کہ حدیث میں

آتا ہے کہ جبرائیلؑ ہر رمضان میں جتنا قرآن نازل ہو چکا ہوتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر اُسے دوہراتے تھے۔اس لئے بھی ان دنوں میں قرآن پڑھنے، سمجھنے اور درسوں میں شامل ہونے کی طرف توجہ دینی چاہئے تا کہ اس کا اِدراک پیدا ہو،اس کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو،معرفت حاصل ہو۔“

(خطبہ جمعہ 24/اکتوبر2003ء خطبات مسرور جلد1 صفحہ 417)

(1) حصول تقویٰ:

رمضان المبارک کے روزے رکھنے سے انسان کو تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔اسی لئے قرآن مجید نے مؤمنوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○(البقرۃ:184) کہ تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

تقویٰ کے معنے خوف الٰہی ہیں۔اگر ایک انسان تقویٰ کو اپنا زیور بنالے تو اس کے اندر ایک نمایاں تبدیلی ہی نہیں آئے گی بلکہ اس کی اُخروی زندگی بھی کامیاب ہوگی۔حدیث کی کتب میں تقویٰ کو بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔

”حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار اُن کو مخاطب کر کے فرمایا۔اے ابو ہریرۃ! تقویٰ اور پرہیز گاری اختیار کر تو سب سے بڑا عبادت گزار بن جائے گا۔قناعت اختیار کر تو سب سے بڑا شکر گزار شمار ہوگا۔جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لئے پسند کرو تو صحیح مؤمن سمجھے جاؤ گے جو تیرے پڑوس میں بستا ہے اُس سے اچھے پڑوسیوں والا سلوک کرو اور حقیقی مسلم کہلا سکو گے۔کم ہنسا کرو کیونکہ بہت زیادہ قہقہے لگا کر ہنسنا دل کو مردہ بنا دیتا ہے۔“ (ابن ماجہ۔کتاب الزہد والورع والتقویٰ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اُس انسان سے محبت کرتا ہے جو تقویٰ شعار ہو۔بے نیاز ہو۔گمنامی اور گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنے والا ہو۔(مسلم کتاب الزہد)

قرآن مجید کا خلاصہ تقویٰ ہے۔قرآن مجید میں تقویٰ کا ذکر تقریباً 250 مرتبہ آیا ہے۔اس کثرت کے ساتھ کسی دوسرے مضمون کو بیان نہیں کیا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”ساری جڑ تقویٰ اور طہارت ہے۔اسی سے ایمان شروع ہوتا ہے اور اسی سے اس کی آب پاشی ہوتی ہے اور نفسانی جذبات دبتے ہیں۔“

(البدر جلد۱ نمبر۷ مورخہ ۱۷/اپریل ۱۹۰۳ء بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد1 صفحہ 411)

نیز فرمایا۔

تقویٰ اختیار کرو۔تقویٰ ہر چیز کی جڑ ہے۔تقویٰ کے معنے ہیں ہر ایک باریک در باریک رگِ گناہ سے بچنا۔تقویٰ اس کو کہتے ہیں کہ جس امر میں بدی کا شبہ بھی ہو اُس سے بھی کنارہ کرے۔“(ایضاً)

روزہ کے امتیاز کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

”تیسری بات جو اسلام کا رُکن ہے وہ روزہ ہے۔روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالَم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اُسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ،ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدّنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اُسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔پس روزہ سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کیلئے تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کیلئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا اُنہیں مل جاوے۔“

(الحکم جلد۱۱ نمبر۲ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد1 صفحہ 640)

(2)روزہ اور محاسبہ نفس:

رمضان المبارک کے روزوں کو ایک امتیاز یہ بھی حاصل ہے کہ روزہ سے محاسبہ نفس کا موقعہ ملتا ہے ایک مسلمان سال کے گیارہ مہینے دنیاوی لہوولعب میں مصروف رہتا ہے۔لیکن رمضان آتے ہی ہر مؤمن مسلمان رضائے الٰہی کے لئے کمرِ ہمت کس لیتا ہے۔تا کہ وہ اپنے خالق اور مالک کی خوشنودی حاصل کر سکے۔چنانچہ ”حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں اور اجر کی توقع سے رکھے اُسے اس کے رمضان سے پہلے کئے گئے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو لیلۃ القدر کی شب عبادت کے قیام کی غرض سے اور اجر کی توقع سے کھڑا ہوا اُسے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔“

(ابوداؤد کتاب شھر رمضان باب فی قیام شھر رمضان)

ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ

حضرت شدّاد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جو شخص اپنا محاسبہ نفس دنیا میں کرتا ہے اور موت کے بعد کی زندگی کیلئے نیک اعمال بجالاتا ہے اُسے کیّس کہتے ہیں اور جو شخص اپنی نفسانی خواہشات کی اتباع کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے نیک تمنّا رکھتا ہے اُسے عاجز کہتے ہیں اور حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا محاسبہ نفس کرو قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے اور بڑی پیشی کیلئے (یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کیلئے) زینت اختیار کرو جو شخص دنیا میں اپنا محاسبہ کرتا رہے گا قیامت کے روز اُس کا ہلکا پھلکا حساب کیا جائے گا۔“

(ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع)

رمضان لمبارک کے روزوں سے ایک یہ بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ روزوں کی حالت میں ایک مؤمن کو اپنے نفس کے احتساب کا موقعہ ملتا ہے۔چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ روزہ (رمضان) میں احتساب کے معنوں کو یوں بیان فرمایا ہے۔

”جب اپنے نفس کا احتساب کرو گے کہ تم کس حالت میں ہو، روزانہ کیا تمہارا مشغلہ ہے، کیا کیا کام جو بُرے کام تھے تم نے رمضان میں چھوڑنے شروع کر دئے ہیں، کیا کیا کام جو اچھے تھے اُن کو پہلے سے زیادہ حسین کر کے تم نے اُن پر عمل شروع کیا ہے اس کو احتساب کہتے ہیں....بہت سے لوگ روزے رکھتے ہیں تو رسماً روزے رکھتے ہیں۔بہت سے لوگ روزہ رکھتے ہیں لیکن پورا خدا پر ایمان نہیں ہوتا۔جب بھی رمضان ختم ہوتا ہے تو واپس اُنہیں پہلی منفی حالتوں کی طرف لوٹ جاتے ہیں....سب سے پہلے اپنی نیتوں کو پرکھ کر دیکھیں اور غور کریں کہ واقعۃً اللہ تعالیٰ پر ایمان کے نتیجہ میں روزہ ہے۔ایمان کے تقاضے بھی پورے کرتے ہیں کہ نہیں۔“

(الفضل 29 دسمبر 1999ء)

باقی دنوں کی نسبت روزوں کے ایام میں ایک مؤمن اپنے اندر ایک نمایاں تبدیلی دیکھتا ہے اگر ایک روزے دار باقی دنوں کی بنسبت کوئی تبدیلی محسوس نہیں کرتا تو اس کو اپنے تقویٰ کی فکر کرنی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردّی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردّی پاؤ اُس کو کاٹ کر باہر پھینکو۔ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دے وے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔“

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۴۸،۵۴۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”اپنے روزوں کے معیار کو دیکھنے اور تقویٰ کی طرف قدم بڑھنے کا تبھی پتہ چلے گا جب اپنا محاسبہ کر رہے ہوں گے۔دوسرے کے عیب نہیں تلاش کر رہے ہوں گے بلکہ اپنے عیب اور کمزوریاں تلاش کر رہے ہوں گے۔یہ دیکھ رہے ہوں گے کہ آج میں نے کتنی نیکیاں کی ہیں یا کرنے کی کوشش کی ہے اور کتنی برائیاں ترک کی ہیں، کتنی برائیاں چھوڑی ہیں۔“ (خطبہ جمعہ ۷ر اکتوبر ۲۰۰۵ء،خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 601)

(3) گناہوں کو جلا کر راکھ کر دینا:

روزوں کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

بیان فرمایا ہے کہ رمضان گناہوں کو جلا کر راکھ کر دیتا ہے۔ احادیث میں ایک روایت درج ہے ۔عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّيَ الرَّمَضَانُ لِاَنَّهٗ يَرْمُضُ الذُّنُوْبَ ۔ کہ رمضان کا نام رمضان اس لئے رکھا گیا ہے کہ کیونکہ وہ گناہوں کو جلا کر راکھ کر دیا تا ہے۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تفسیر کبیر میں جہاں روزوں کے بے شمار امتیازات کا ذکر فرمایا ہے وہاں یہ فرمایا ہے کہ روزہ رکھنے والا برائیوں اور بدیوں سے بچ جاتا ہے۔اور دنیا سے انقطاع کی وجہ سے انسان کی روحانی نظر تیز ہوجاتی ہے۔آپؓ نے فرمایا ہے کہ روزے دار کو روحانی نقصان اور ضرررساں چیز سے بچنا چاہئے ،نہ جھوٹ بولے ،نہ گالی دے ،نہ غیبت کرے ،نہ جھگڑا کرے ،زبان پر قابو رکھے گویا ہر گناہ سے بچے۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

جس نے رمضان کے روزے رکھ کر اپنی تین چیزوں یعنی زبان، پیٹ اور فرج کی حفاظت کی تو میں اُسے جنت کی خوشخبری دیتا ہوں۔ (کنز العمال)

(3) قبولیت دعا:

رمضان المبارک کو ایک یہ بھی امتیاز حاصل ہے کہ روزے دار کی دعا کو اللہ تعالیٰ شرف قبولیت بخشتا ہے۔رمضان کا مہینہ دعاؤں کا مہینہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے جہاں قرآن مجید میں روزوں کے احکامات کا ذکر فرمایا ہے وہاں عین درمیان میں دعا کے مضمون کو بھی بیان فرمایا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ○ (البقرۃ:187) یعنی اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ عرش سے فرش پر ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو کہتا ہے کہ اے خیر کے طالب! آگے بڑھ۔کیا کوئی ہے جو دعا کرے تا کہ اُس کی دعا قبول کی جائے؟ کیا کوئی ہے جو استغفار کرے کہ اُسے بخش دیا جائے؟ کیا کوئی ہے جو توبہ کرے تا کہ توبہ قبول کی جائے؟ کیا کوئی ہے جو سوال کرے جس کو پورا کیا جائے؟ (شعب الایمان باب فضائل الصوم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے،دعاؤں کا مہینہ ہے۔‘‘ (الحکم 2 جنوری 1901ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

’’رمضان المبارک سے پورا پورا فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرو اس میں دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں۔‘‘ (الفضل 4 دسمبر 1988ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’جتنی زیادہ تعداد میں ایسی دعائیں کرنے والے ہماری جماعت میں پیدا ہوں گے اتنا ہی جماعت کا روحانی معیار بلند ہوگا اور ہوتا چلا جائے گا....پس ہمارے ہتھیار یہ دعائیں ہیں جن سے ہم نے فتح پانی ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ:28 نومبر 2003ء۔خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 511)

(4) صبر و تحمل:

روزوں کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ روزہ صبر وتحمل اور برداشت کا درس دیتا ہے۔اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے اور ہمدردی خلق کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مؤمن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔

اس ماہِ مقدس میں روزہ کی حالت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’ایک نیکی صبر وتحمل ہے۔صبر کے نتیجہ میں بہت سی برائیوں سے بچا جا سکتا ہے۔صبر کی کمی کے باعث غلط فہمیاں اور جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔اس لحاظ سے ہر احمدی کو صبر اختیار کرنا چاہئے۔دل خراش باتوں کو

برداشت کریں۔اس پالیسی کے نتیجہ میں بہت سے جھگڑوں کا حل ہوسکتا ہے۔فیملی تنازعات،خواہ وہ خاوند وبیوی کے درمیان ہوں یا بھائیوں کے درمیان ہوں یہ سب بچگانہ تنازعات ہوتے ہیں.....دنیا بھر میں ایک طوفان بے تمیزی ہے۔قتل عام ہورہا ہے اور قومیں دوسری قوموں پر حملہ آور ہورہی ہیں۔یہ سب کچھ بے صبری کا ہی نتیجہ ہے۔دنیا تباہی کے دہانے پر ہے۔احمدیوں کو دنیا کو بچانا ہوگا۔اس لحاظ سے صبرو برداشت کی عادت کو اس انداز میں اختیار کرنا ہوگا کہ ہر احمدی ہر میدان میں صبرو برداشت کا نمونہ بن جائے۔“

(مشعلِ راہ جلد 5 صفحہ 140)

(5) لیلۃ القدر:

رمضان المبارک میں روزے داروں کا ایک یہ بھی امتیاز ہے کہ وہ ان ایام میں قیام الصلوٰۃ، ذکر الٰہی، حمد وثناء، تلاوت قرآن مجید، صدقہ وخیرات میں پہلے سے کئی گناہ بڑھ کر کوشش کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں ایسے تقویٰ شعار بندوں کو نہ صرف قربِ الٰہی نصیب ہوتا ہے بلکہ وہ لیلۃ القدر کے بھی حقدار قرار دیئے جاتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”آخری عشرہ میں تو پہلے سے بڑھ کر خُدا تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے، قبولیتِ دعا کے نظارے پہلے سے بڑھ کر ظاہر کرتا ہے بلکہ ان دنوں میں ایک ایسی رات بھی آتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر کہا ہے اور یہ ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔اس ایک رات کی عبادت انسان کو باخُدا انسان بنانے کے لئے کافی ہے۔یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس دنیا کی ہوا وہوس کی جہنم سے بھی ہمیں نجات دے، ہماری دعائیں قبول فرمائے، ہماری توبہ قبول فرماتے ہوئے ہمیں اپنی رضا حاصل کرنے والا بنادے۔“ آمین۔

(خطبہ جمعہ 28/اکتوبر 2005ء۔خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 640)

دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو رمضان المبارک کے روزے تقویٰ کے مطابق رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور روزوں کے صدقے ہمارے گزشتہ گناہوں کو معاف فرمائے اور آئندہ نیکیاں بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ثم آمین

100 سال قبل

اپریل 1920ء

❁ **پانچ چینی سلسلہ حقہ میں داخل:**

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ تحریر کرتے ہیں۔

ایام جنگ میں امداد گورنمنٹ برطانیہ کے واسطے آئے ہوئے دو ہزار چینیوں کو واپس بھجوایا جارہا تھا۔اُن کی رہائش کا حصہ جہاز میں الگ تھا۔اور ہمارے حصے میں آنے کی اُن کو اجازت نہ تھی تاہم موقع ملنے پر عاجز اُنہیں تبلیغ کرتا۔ان میں چند مسلمان تھے۔جن میں سے بفضلہٖ تعالیٰ پانچ چینی سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے۔اُن کے اسماء یہ ہیں۔(1) وانگ ہاں چین (2) ٹربی تھیان جان (3) دوانِ ہیانگ (4) چانگ وین چیہہ (5) مودین شو۔

(الفضل 26 اپریل 1920ء صفحہ 2)

❁ **درس قرآن کریم:**

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 19/اپریل 1920ء سے ایک دن چھوڑ کر ایک دن درس قرآن کریم دینا شروع کردیا ہے۔ (الفضل 22 اپریل 1920ء صفحہ 1)

❁ **قبولیت دعا کا واقعہ:**

محمد ساگر صاحب بیرسٹر ایٹ لاء سکندر آباد دکن تحریر کرتے ہیں کہ ولایت میں میرے دوست مسٹر اور مسز کلف ہیں۔انہوں نے اسلام کی تبلیغ میں میری بہت مدد کی تھی۔اُن کو شادی ہوئے آٹھ نو سال گزر گئے تھے۔اُنہوں نے کافی علاج اور پادریوں سے دعا کروائی مگر اولاد نہ ہوئی۔مجھ سے ذکر کرنے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں دعا کیلئے درخواست بھجوائی۔اَب اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوشخبری ملی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں لڑکا عطا کیا ہے۔اللہ تعالیٰ اُن تینوں کو خادم سلسلہ بنائے۔آمین

(الفضل 22 اپریل 1920ء صفحہ 8)

صُوۡمُوۡا تَصِحُّوۡا

جاوید احمد لون
قائد عمومی مجلس انصار اللہ بھارت

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے روزہ کو مؤمنوں کیلئے سراسر خیر اور بھلائی قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے۔ وَأَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَيۡرٌ لَّكُمۡ إِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ (البقرۃ:185) یعنی اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

قارئین کرام! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والے صحیفہء انقلاب نے انسانیت کو سائنسی اور علمی حقائق سمجھنے کیلئے تعقل وتدبر اور تعمق کی دعوت دی۔ اس طرح مذہب اور فلسفہ وسائنس کی غیریت بلکہ تضاد وتصادم کو ختم کر کے انسانی علم وفکر کو وحدت اور ترقی کی راہ پر گامزن کر دیا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آج تک دُنیا میں جو علمی وسائنسی ترقی ہوئی ہے وہ سب دین اسلام کے انقلاب آفرین پیغام کا نتیجہ ہے جس کے ذریعہ علم وفکر اور تحقیق وجستجو کے نئے دروازے کھل گئے۔

اسلامی عبادات میں روزہ ایک عظیم الشان عبادت ہے۔ اس کے روحانی اثرات سب پر عیاں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مسلمان کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ ماہ رمضان میں روزے رکھے تا کہ روحانیت میں ترقی کرے۔ رمضان کے احکام صحت مندوں کیلئے ہیں اور مریضوں کو وَمَنۡ كَانَ مَرِيۡضًا أَوۡ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ أَيَّامٍ أُخَرَ کہہ کر ایک حد تک رخصت دی ہے۔ مگر بہت سارے مریضوں کی بھی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ روزے رکھیں اور اس کے روحانی اثرات سے بھرپور فائدہ اُٹھائیں۔

روزوں کے جہاں روحانی اثرات ہیں وہیں اُن کے طبی اثرات بھی ہیں اور سائنس جوں جوں ترقی کر رہی ہے یہ بات عیاں ہوتی جاتی ہے کہ روزے کے طبی اثرات بھی عظیم الشان ہیں۔ پہلے یہ غلط فہمی تھی کہ روزہ رکھنے سے جسمانی کمزوری واقع ہوجاتی ہے یا اعصاب کمزور ہوجاتے ہیں یا جسم کو کوئی ایسی کمزوری لاحق ہوجاتی ہے جو نقصان پہنچاتی ہے۔ مگر سائنسی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ روزے رکھنے سے ایسی کوئی کمزوری واقع نہیں ہوتی بلکہ حیرت انگیز طور پر جسم کو توانائی حاصل ہوتی ہے بلکہ توانائی کے دیگر ایسے ذرائع بھی پیدا ہوجاتے ہیں جو اپنا کام انجام دینا شروع کر دیتے ہیں اور روزہ حقیقت میں جسم کیلئے بجائے کمزوری کے توانائی کا باعث بنتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج پوری دنیا میں روزے پر تحقیق ہو رہی ہے۔ مختلف بیماریوں میں روزہ کو ایک طریقہ علاج استعمال کیا جارہا ہے۔ سائنسی تحقیق نے ثابت کیا ہے کہ روزہ رکھنے سے ہمارے جسم میں زہریلے مادّے ختم ہوجانے کا عمل شروع ہوجاتا ہے۔ روزے کے نتیجہ میں جسم کا پورا میٹابولزم (Metabolism) تبدیل ہوکر ایک مختلف شکل میں آجاتا ہے۔ Detoxification کا عمل شروع ہوکر جسم کو اپنے بہت سارے زہریلے مادّوں سے نجات حاصل کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ اور یہ تبدیلی انسان کو صحت مندی کی راہ پر گامزن کر دیتی ہے۔

روزے سے جسمانی قوّتِ مدافعت بھی بڑھتی ہے۔ روزہ رکھنے سے مدافعت کا ایسا نظام فعال ہوجاتا ہے کہ نہ صرف مختلف بیماریوں سے لڑنے میں مدد دیتا ہے بلکہ اگر جسم میں بیماریاں موجود بھی ہوں تو اُن کو دور کرنے میں مدد بھی دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے روزے کے جو اوقات مقرر کئے ہیں وہ بھی سائنسی تحقیق کے مطابق اِنسانی جسم کو تندرست رکھنے والے ہیں۔ ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ بھوکا رہنے کا عمل 35، 40 گھنٹے تک نہیں ہونا چاہئے بلکہ 15 سے 18 گھنٹے تک ہونا چاہئے۔ اور یہ وقفہ سب سے موزوں ترین وقفہ ہے۔ چنانچہ روزہ بھی عموماً اسی مقررہ وقت کے اندر مکمل ہوتا ہے۔ بھوکا رہنے کا عمل اس سے طویل ہو تو اس کے نتیجہ میں پٹھے ضائع ہونے شروع ہوجاتے ہیں۔ اور انسانی جسم کے اندر نقصان دہ سرگرمیاں ہونا شروع ہوجاتی ہیں۔ اللہ ربّ العزّت نے روزے فرض کرتے ہوئے جو اوقات مقرر کئے ہیں وہ بھی نہایت حکمت سے رکھے گئے

ہیں۔ جو ہماری صحت کیلئے مفید ہوتے ہیں۔

تکنیکی طور پر انسانی جسم روزہ شروع کرنے کے آٹھ گھنٹے تک معمول کی حالت میں رہتا ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب معدے میں پڑی خوراک مکمل طور پر ہضم ہوجاتی ہے اس کے بعد جسم جگر اور پٹھوں میں ذخیرہ شدہ گلوکوز (Glucose) کے ذرائع استعمال کرنا شروع کر دیتا ہے۔ جب یہ ذخیرہ بھی ختم ہوجائے تو پھر جسم چربی کو پگھلا کر توانائی کیلئے استعمال کرتا ہے۔ جسم میں ذخیرہ شدہ چربی کے طور پر خوراک کے استعمال سے وزن گھٹنا شروع ہوجاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں کولیسٹرل (Cholesterol) کی مقدار میں کمی واقع ہوتی ہے اور ذیابیطس کا خطرہ کم ہوجاتا ہے۔ چنانچہ جب جسم روزے کا عادی ہوجاتا ہے تو چربی کو پگھلا کر اس سے گلوکوز بنانا شروع کر دیتا ہے۔

عام زندگی میں ہم روزانہ ضرورت سے زیادہ کیلوریز استعمال کرتے ہیں جس سے جسم کو دوسرے ضروری کام مثلاً اپنی مرمّت کیلئے مناسب وقت نہیں مل پاتا، روزے سے یہ مسئلہ حل ہوجاتا ہے اور جسم اپنی توجہ کو دوسرے افعال کی طرف مرکوز کر دیتا ہے اس لئے جسم کو مندمل ہونے اور جراثیم کا مقابلہ کرنے میں مدد دیتا ہے۔ رمضان کے دنوں میں جسم مکمل طور پر فاقہ کشی کے عمل سے ہم آہنگ ہوجاتا ہے اور جسم سے مختلف زہریلے مواد کے رفع کرنے (Detoxification) کے عمل سے گزرنا شروع ہوجاتا ہے۔ اس دوران اعضاء کا فعل بھرپور قوّت سے چلنے لگتا ہے اور روزہ دار کی یادداشت اور ارتکاز کی قوت بہتر ہوجاتی ہے اور اُس کے اندر توانائی آجاتی ہے۔

ابتداء میں روزے کے طبی فوائد کو صرف نظامِ ہضم تک محدود سمجھا گیا اور کہا جاتا رہا کہ اس سے زیادہ اور کوئی طبی افادیت نہیں ہے۔ مگر جوں جوں میڈیکل سائنس نے روزہ کی طبی افادیت کے موضوع پر تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ روزہ تو ایک طبی معجزہ ہے جو اپنے اندر متعدّد طبی فوائد و ثمرات کو سموئے ہوئے ہے۔ روزہ کے انہی فوائد کے پیش نظر حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صُوْمُوْا تَصِحُّوْا یعنی روزے رکھو صحت پاؤ گے۔ (الطبرانی فی معجم الاوسط 8/174 بحوالہ خطبات طاہر جلد 16 صفحہ 48) اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسے بہت سے مریض جو عرصہ دراز سے کسی ایک بیماری کا شکار چلے آرہے ہیں اور وہ بیماری ان کے جسم میں جڑ پکڑ چکی ہے روزہ رکھنے سے ان کے مرض میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔ اگر روزہ رکھنے کے ساتھ ساتھ انتہائی سادہ اور ہلکی غذائیں استعمال کی جائیں تو بیماری سے مکمل طور پر نجات ملنا بھی ممکن ہے۔ اب ذیل میں ہم اُن اثرات کا جائزہ لیتے ہیں جو روزہ رکھنے سے ہمارے جسم کے مختلف اعضاء پر مترتب ہوتے ہیں۔

معدہ پر روزہ کے اثرات:

روزہ رکھنے سے انسانی معدہ پر سب سے زیادہ مفید اثرات مترتب ہوتے ہیں۔ روزہ رکھنے کی وجہ سے معدہ سے نکلنے والی رطوبات متوازن ہوجاتی ہیں۔ اگرچہ عام بھوک سے معدہ کی تیزابیت میں اضافہ ہوجاتا ہے مگر روزہ کی حالت میں معدہ سے نکلنے والی رطوبات کے متوازن ہونے سے معدہ میں تیزابیت (Acidity) جمع نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ روزہ کے دوران معدہ کے اعصاب اور رُطوبات پیدا کرنے والے خلیے روزہ (بھوک) رہنے کی وجہ سے آرام کی حالت میں ہوتے ہیں اور افطار کے بعد یہی معدہ تازہ دم ہونے کے بعد زیادہ کامیابی سے ہضم کرنے کا کام سرانجام دیتا ہے دراصل جب انسان روزہ سے نہیں ہوتا ہے تو عموماً کھانے کی خواہش سے ہی معدے میں مخصوص قسم کی رطوبات (Hunger fluids) ٹپکنے لگتی ہیں۔ جسے Conditional reflex کا نام دیا گیا ہے۔ معدہ میں زیادہ تر تیزاب (Hydrochloric Acid) پائے جاتے ہیں۔ معدہ کا اصل کام کھائی گئی خوراک کو عارضی طور پر کچھ عرصہ روکے رکھنا یا ذخیرہ کرنا ہے۔ ہضم کا پورا عمل چھوٹی آنت میں انجام پاتا ہے۔ معدہ خوراک کو روک کر تھوڑی تھوڑی مقدار میں آنتوں میں بھیجتا رہتا ہے۔ اس انتظام کے دوران Hydrochloric Acid نشاستہ والی غذاؤں کو Glucose میں تبدیل کر دیتا ہے۔ روزہ مرہ کی ضروریات کیلئے خون میں گلوکوز کی ایک مقررہ مقدار خون میں گردش کرتی رہتی ہے۔ فاقہ یا روزہ کے دوران خون میں 80 ملی گرام سے 120 ملی گرام گلوکوز ہمہ وقت موجود رہتا ہے جبکہ

کھانا کھانے کے بعد یہ مقدار 120 ملی گرام سے 180 ملی گرام خون کے 100 ملی لیٹر میں پائی جاتی ہے۔

رمضان کے دوران سحری وافطاری میں ثقیل اور زیادہ مرغن وچکنائی والے غذائی اشیاء سے بھی پرہیز کرنا چاہئے۔ مثلاً پکوڑے، سموسے یا اسی نوع کی چٹخارے دار خوراک استعمال نہ کریں کیونکہ اس سے معدے میں گرمی اور تیزابیت بڑھ جاتی ہے۔ کثرتِ تیزابیت کے باعث فم معدہ میں جلن اور بار بار پیاس کا احساس ہوتا ہے جس سے خامرات ہضم (Digestive enzymes) بڑھ جاتے ہیں۔ جو معدہ کی دیواروں کو کمزور کرنے اور گیس کا سبب بنتے ہیں۔ روزہ سے معدہ سے ٹپکنے والی یہ رطوبت بھی متوازن ہوجاتی ہے اور بجائے نقصان کے فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔

آنتوں پر روزہ کے اثرات:

روزہ آنتوں کو بھی آرام فراہم کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے آنتوں کی شریانوں کے غلاف کے نیچے endothelium محفوظ رکھنے والے جو مدافعتی نظام کا بنیادی عنصر موجود ہوتا ہے جیسے انتڑیوں کا روزہ کے دوران صحت مند رطوبات سے اور انتڑیوں کے پٹھوں کی حرکات (peristaltic movements) کو آرام (Rest) ملنے کی وجہ سے ان کو نئی توانائی اور تازگی حاصل ہوتی ہے اس طرح روزہ دار ہضم کرنے والی نالیوں کی تمام بیماریوں سے محفوظ ہوجاتا ہے۔

جگر پر روزہ کے اثرات:

روزہ کے جگر پر حیران کن اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جگر جس کو Kitchen of the body کہا جاتا ہے تقریباً پندرہ طرح کے کام سرانجام دیتا ہے۔ ان کاموں کی ادائیگی سے بالآخر یہ تھکن کا شکار ہوجاتا ہے۔ جس طرح انسان کئی گھنٹے مسلسل کام میں مصروف رہنے سے لاغر اور نڈھال ہوجاتا ہے۔ پس روزہ کے ذریعہ جگر کو چار پانچ گھنٹے کیلئے آرام میسر آجاتا ہے۔ جو کہ بغیر روزہ کے ممکن نہیں۔ کیونکہ بہت ہی معمولی خوراک یہاں تک کہ کھانے کی خوشبو سونگھتے ہی نظام انہضام حرکت میں آجاتا ہے۔ طبی نقطہ نگاہ سے یہ کہا جاتا ہے کہ ایک سال میں جگر کو مصروفیات سے کم از کم ایک ماہ تک آرام ملنا ضروری ہے۔

جگر کے انتہائی مشکل کاموں میں سے ایک کام غیر ہضم شدہ خوراک اور تحلیل شدہ خوراک کے درمیان توازن رکھنا بھی ہے اور دوسرا کام خون کے ذریعہ ہضم ہوجانے کے عمل کی نگرانی کرنا بھی ہے۔ روزہ کے ذریعہ جگر توانائی پہنچانے والی غذا کو جمع کرنے سے بھی آزاد ہوجاتا ہے اور اپنی توانائی جسم کی قوت مدافعت کو تقویت دینے میں صرف کرسکتا ہے۔ روزے کے ذریعے ہمارے جسم میں گلے اور خوراک کی حساس نالی کو بھی آرام نصیب ہوتا ہے۔ جو کسی اور صورت میں ممکن نہیں۔

دل پر روزہ کے اثرات:

آج کے دور میں ہر شخص کسی نہ کسی وجہ سے شدید دباؤ اور Tension کا شکار ہے۔ اس ذہنی دباؤ کا علاج اور شفایابی کا راز روزے میں موجود ہے۔ رمضان المبارک کے ایک ماہ کے مسلسل روزے بطور خاص دل کے پٹھوں پر دباؤ کو کم کرکے انسان کے بے شمار فوائد پہنچاتے ہیں۔

روزہ کی حالت میں صبح صادق سے غروب آفتاب تک کچھ کھایا پیا نہیں جاتا جبکہ دوسری طرف روزمرہ کے امور میں مصروف ہونے، محنت کرنے سے توانائی بھی صرف ہورہی ہوتی ہے۔ نتیجتاً جب توانائی استعمال ہوگی تو خون میں کمی آئے گی اس کی وجہ یہ ہے کہ خلیات کے درمیان مائع کی مقدار میں کمی کی وجہ سے دل کے Tissues پر دباؤ کم سطح پر ہوتا ہے یعنی اس صورت میں دل مکمل طور پر آرام کی حالت میں ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اُسے خون کو تمام جسم میں پہنچانے، اسے صاف کرنے اور پورے جسم سے واپس دل میں لانے کیلئے کم سے کم قوت صرف کرنی پڑتی ہے۔ اس کے علاوہ روزے کا سب سے اہم اثر پورے جسم میں خون کے بہاؤ کے دوران دل سے خون لیکر پورے جسم میں اس خون کے پہنچانے والی شریانوں پر دیکھنے میں آتا ہے۔ شریانوں کا سکڑ جانا خون کے بہاؤ میں رکاوٹ کا باعث بنتا ہے اور شریانوں کے سکڑنے اور کمزور ہونے کی اہم ترین وجوہات میں سے ایک وجہ خون میں باقی ماندہ مادّے کا پوری طرح تحلیل نہ ہوسکنا ہے۔ جب ہم روزہ رکھتے ہیں تو افطار کے وقت تک خون میں موجود غذائیت کے تمام ذرّات تحلیل ہوچکے ہوتے ہیں۔ اس طرح خون کی شریانوں

کی دیواروں پر چربی یا دیگر اجزاء کولیسٹرال (cholesterol) وغیرہ جم نہیں پاتے اور شریانیں سکڑنے سے محفوظ رہتی ہیں۔ پس شریانوں کی دیوار کی سختی اُن کا سکڑنا اور کمزور ہونے کی شکل میں انتہائی شدید مرض سے بچنے کیلئے روزہ ایک انعام خداوندی ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

''روزہ ایک دینی مسئلہ ہے۔ یا بلحاظِ صحت انسانی دنیوی امور سے بھی کسی حد تک تعلق رکھتا ہے۔ پس لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کے یہ معنے ہوئے کہ تا تم دینی اور دنیوی شرور سے محفوظ رہو۔ دینی خیر و برکت تمہارے ہاتھ سے نہ جاتی رہے یا تمہاری صحت کو نقصان نہ پہنچ جائے۔ کیونکہ بعض دفعہ روزے کئی قسم کے امراض سے نجات دلانے کا بھی موجب ہو جاتے ہیں۔ ...... مَیں نے خود دیکھا ہے کہ صحت کی حالت میں جب روزے رکھے جائیں تو دوران رمضان میں بے شک کچھ کوفت محسوس ہوتی ہے مگر رمضان کے بعد جسم میں ایک نئی قوت اور تروتازگی پیدا ہو جاتی ہے اور اس کا احساس ہونے لگتا ہے۔ یہ فائدہ تو صحت جسمانی کے لحاظ سے ہے مگر روحانی لحاظ سے اس کا یہ فائدہ ہے کہ جو لوگ روزے رکھتے ہیں خدا تعالیٰ ان کی حفاظت کا وعدہ کرتا ہے۔ اسی لئے روزوں کے ذکر کے بعد خدا تعالیٰ نے دعاؤں کی قبولیت کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ مَیں اپنے بندوں کے قریب ہوں اور اُن کی دعاؤں کو سنتا ہوں۔ پس روزے خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والی چیز ہیں اور روزے رکھنے والا خدا تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنا لیتا ہے جو اسے ہر قسم کے دکھوں اور شرور سے محفوظ رکھتا ہے''۔

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 375 زیر آیت البقرۃ:184)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''یہ گنتی کے چند دن ہیں۔ مومن کو چاہئے کہ تقویٰ کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اگر مشکلات میں سے بھی گزرنا پڑے تو گزر جائے۔ یہاں تو اللہ تعالیٰ ہمیں یہ حکم دے رہا ہے کہ سال کے گیارہ مہینے تو تم کو جائز چیزوں کے استعمال کی میری طرف سے اجازت ہے، تم استعمال کرو ان کو۔ اور تم کرتے رہے ہو مگر اب مَیں کہتا ہوں کہ میری خاطر یہ چند دن تم دن کے ایک حصے میں یہ جائز چیزیں بھی استعمال نہ کرو۔ تو کیا تم بہانے بناؤ گے؟ یہ تو کوئی ایمان اور تقویٰ نہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی حفاظت کے لئے کھڑا ہوتا ہے جو تقویٰ پر چلتے ہیں اور اس کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ یہ روزے چند دن کے نہ صرف خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا باعث بن رہے ہیں بلکہ ہماری جسمانی صحت کے لئے بھی فائدہ مند ہیں۔ اور یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ سال میں کچھ وقت ایسا ہونا چاہئے جس میں انسان کم سے کم غذا کھائے۔ تو اس امر سے ہم دوہرا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ جسمانی صحت بھی اور خدا تعالیٰ کی رضا بھی۔''

(خطبہ جمعہ 24 اکتوبر 2003ء۔ خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 423)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس رمضان المبارک میں خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر روزے رکھتے ہوئے روحانی فوائد کے ساتھ ساتھ عمدہ صحت بھی حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❀❀❀

41واں سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت 16، 17 اور 18 اکتوبر 2020ء

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 41واں سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت مورخہ 16، 17 اور 18 اکتوبر 2020ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کو منعقد کرنے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اراکین مجلس انصاراللہ ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اِس مبارک اجتماع میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور اس اجتماع کی ہر لحاظ سے کامیابی کیلئے مسلسل دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(صدر مجلس انصاراللہ بھارت قادیان)

محمد عارف ربّانی قادیان

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿برائے مقابلہ تقاریر اجتماعات 2020ء﴾

ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح اپنی لائی ہوئی شریعت الٰہیہ اور تعلیماتِ دینیہ میں یگانہ ومنفرد ہیں۔ اسی طرح آپؐ کی سیرت، آپؐ کے عادات واخلاق بھی بے نظیر اور بے مثال ہیں۔ آپؐ نے انسانیت کو وہ کچھ دیا جو نہ پہلے کسی نے دیا تھا اور نہ آئندہ کوئی دے سکتا ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے اوّلین وآخرین سبھی نے آستانہ محمدیؐ سے ہی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو پایا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو خاتم النبیین قرار دیا اور آپؐ کی شان میں فرمایا اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔ (القلم:5) کہ اخلاق وکردار کی وہ بلندی آپؐ کو حاصل ہے جس سے بالاتر متصور نہیں۔ نبوت کی خلعت سے سرفراز ہونے سے قبل آپؐ مکہ میں صدیق اور امین کے لقب سے مشہور تھے۔ نبوت ملنے کے بعد اگر کسی شخص کو اپنی امانت رکھوانی ہوتی تھی تو وہ آپؐ ہی کے پاس رکھواتا تھا۔ ابتدائی تین سال تک آپؐ علیحدہ علیحدہ لوگوں کو دین اسلام کی دعوت دیتے رہے۔ چوتھے سال جب آپؐ پر یہ حکم نازل ہوا۔

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ (الشعراء:215)

یعنی اور ڈرا تو اپنے قریبی رشتہ داروں کو، تب آپ نے سب قریش کو آواز دے کر جمع کیا اور ان سب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر میں تم سے یہ کہوں کہ اس پہاڑی کے پیچھے دشمن کا ایک لشکر تمہاری تباہی کے لئے آرہا ہے تو کیا تم میری اس بات کا یقین کروگے سب نے یک لسان ہو کر کہا کیوں نہیں۔ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا الصِّدْقَ یعنی ہم نے سوائے سچائی کے آپؐ میں کوئی اور بات نہیں دیکھی۔ شدید ترین مخالفین نے بھی آپکے سچے پن کا برملا اعتراف کیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرمایا کہ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ اور خدائے واحد لاشریک نے بھی کلام پاک میں تمام مسلمانوں کو یہ حکم صادر فرمایا: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب:22) کہ اللہ کے رسول میں تمہارے لئے بہترین نمونہ موجود ہے۔

رسول اکرمؐ نہایت ہی پاکیزہ طبع اور نیک دل آدمی تھے۔ احادیث میں ذکر ہے کہ ایک صحابی نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے حضورؐ کے اخلاق کے متعلق استفسار کیا۔ حضرت عائشہ نے جواباً فرمایا۔ کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن۔ پس آپؐ کی حیات طیبہ تمام اخلاق فاضلہ سے بھرپور ہے۔ ہر کوئی علیٰ قدر مراتب آپؐ کے اخلاق اور روحانی سمندر سے غوطہ زن ہو کر موتی اکٹھے کرتا ہے اور اپنی آخرت کی پونجی سے مالا مال ہوتا ہے۔

آپؐ نے تاقیامت دنیا کی رہبری کی، آپؐ کا حلم، عشق الٰہی توکل، استقلال، بردباری، عفت، سچائی، قوتِ برداشت، عدل و انصاف آپ کی قربانیاں آپ کا فقر غرض یہ کہ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کا ہر ایک پہلو اپنے اندر ایک نرالی شان رکھتا ہے۔

آپؐ کی سیرت طیبہ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح کو دو حصوں پر منقسم کر دیا۔ ایک حصہ دکھوں اور مصیبتوں اور تکلیفوں کا اور دوسرا حصہ فتحیابی کا...سو ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں قسم کے اخلاق دونوں زمانوں اور دونوں حالتوں کے وارد ہونے سے کمال وضاحت سے ثابت ہوگئے۔ چنانچہ وہ مصیبتوں کا زمانہ جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تیرہ برس تک مکہ معظّمہ میں شامل حال رہا... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اخلاق جو مصیبتوں کے وقت کامل راستباز کو دکھلانے چاہئیں ...ایسے طور پر دکھلا دیئے جو کفار ایسی استقامت کو دیکھ کر ایمان لائے...پھر جب دوسرا زمانہ آیا یعنی فتح اور اقتدار اور ثروت کا زمانہ، تو اس زمانہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق عفو اور سخاوت اور شجاعت کے ایسے کمال کے ساتھ صادر ہوئے جو ایک گروہ کثیر کفار کا انہی اخلاق کو دیکھ کر ایمان لایا۔“

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 447)

حسینانِ عالم ہوئے شرمگیں — جو دیکھا وہ حسن اور وہ نورِ جبیں
پھر اس پر وہ اخلاق اکمل تریں — کہ دشمن بھی کہنے لگے آفریں
زہے خلقِ کامل زہے حسنِ تام — علیک الصلوٰۃ علیک السلام

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور پرنور کی سیرت طیبہ اور اخلاق عظیمہ کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد ہدایت اللہ قادیان

اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے وجود باجود سے تکمیل شریعت کردی۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا (المائدۃ:4) یعنی آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کردیا اور تم پر میں نے اپنی نعمت تمام کردی ہے اور میں نے اسلام کو تمہارے لئے دین کے طور پر پسند کرلیا ہے۔

آخری زمانہ کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَقَالَ الرَّسُوۡلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوۡمِی اتَّخَذُوۡا ھٰذَا الۡقُرۡاٰنَ مَھۡجُوۡرًا (الفرقان:4) اور رسول کہے گا اے میرے ربّ! یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو متروک کر چھوڑا ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ یَاۡتِیۡ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبۡقٰی مِنَ الۡاِسۡلَامِ اِلَّا اِسۡمُہٗ وَلَا یَبۡقٰی مِنَ الۡقُرۡاٰنِ اِلَّا رَسۡمُہٗ (مشکوٰۃ کتاب الفتن واشراط الساعۃ) یعنی پس جب چودھویں صدی کا آغاز ہوا تو مسلمانو کی حالت نا گفتہ بہ ہوگئی۔ چناچہ قرآن وحدیث میں جہاں مسلمانوں کے تنزل کی انذاری پیشگوئی کی گئی ہے وہاں مسلمانوں کے لئے تبشیری پیشگوئی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡھُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِھِمۡ ؕ وَھُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ (الجمعۃ:4) یعنی اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

اِس آیت کی تشریح کرتے ہوئے آنحضرتؐ نے پیشگوئی فرمائی۔

”جب ایمان ثریا ستارے پر اٹھ جائے گا تو اہل فارس میں سے ایک شخص یا فرمایا بہت سے اشخاص ایمان کو دوبارہ دنیا میں قائم کریں گے۔“ (بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ)

چناچہ اس آخری زمانہ میں مندرجہ بالا پیشنگوئیوں کے عین مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر امام مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا آپؑ فرماتے ہیں۔ ”مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افترا کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرّہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی جسکی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے۔ اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے وہ اُسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا“ (ایک غلطی کا ازالہ، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۰)

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

آپ علیہ السلام کی صداقت کے طور پر اللہ تعالیٰ نے سورج گرہن اور چاند گرہن، طاعون اور زلزلہ کا نشان ظاہر فرمایا۔

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

اسی طرح لیکھرام، عبداللہ آتھم اور الیکزنڈر ڈوئی وغیرہ کی ہلاکتوں سے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت فرمادی۔ آپؑ نے مسلمانوں میں پائے جانے والے بے شمار غلط عقائد کی اصلاح فرماتے ہوئے اسلام کی عظیم الشان خدمات سرانجام دیں۔ 80 سے زائد کتب تحریر فرما کر اسلام، بانی اسلام اور قرآن کریم پر کئے جانے والے لغو اعتراضات کے مسکت و مدلل جوابات تحریر فرمائے۔

صف دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

آپؑ نے منجانب اللہ نشان نمائی کیلئے ہر مذہب کے لوگوں کو دعوت مقابلہ دیا مگر کوئی آپؑ کے مقابلہ میں نہیں آیا۔

آزمائش کیلئے کوئی نہ آیا ہر چند ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

آپؑ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر ایک پاک جماعت قائم فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ آج آپؑ کی وفات کے بعد خلافت کے زیر سایہ جماعت احمدیہ دنیا کے 213 ممالک میں پھیلتے ہوئے شاہ راہ غلبہ اسلام پر گامزن ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت سے مستفیض ہونے کی توفیق فرمائے۔ آمین

تعارف کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام

روحانی خزائن جلد چہارم

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

پیغام کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن 2008-8-10 میں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”عزیزو! یہی وہ چشمہ رواں ہے کہ جو اس سے پئے گا وہ ہمیشہ کی زندگی پائے گا اور ہمارے سید و مولا حضرت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی یفیض المال حتی لایقبلہ احد (ابن ماجہ) کے مطابق یہی وہ مہدی ہے جس نے حقائق و معارف کے ایسے خزانے لٹائے ہیں کہ انہیں پانے والا بھی ناداری اور بے کسی کا منہ نہ دیکھے گا۔ یہی وہ روحانی خزائن ہیں جن کی بدولت خدا جیسے قیمتی خزانے پر اطلاع ملتی ہے اور اس کا عرفان نصیب ہوتا ہے۔ ہر قسم کی علمی اور اخلاقی، روحانی اور جسمانی شفا اور ترقی کا زینہ آپ کی یہی تحریرات ہیں۔ اس خزانے سے منہ موڑنے والا دین و دنیا، دونوں جہانوں سے محروم اٹھنے والا قرار پاتا ہے اور خدا کی بارگاہ میں متکبر شمار کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔”جو ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفع نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔ (سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم صفحہ ۳۶۵)“

گزارش: یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ آج ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ آن لائن جماعتی ویب سائٹ پر کر سکتے ہیں اور آڈیو بھی سن سکتے ہیں۔ جو دوست اُردو پڑھنا نہیں جانتے وہ آن لائن انگریزی میں بھی مطالعہ کر سکتے ہیں۔ نیز سیدنا حضور انور کے ارشاد پر جماعتوں میں قائم لائبریریوں سے استفادہ کرتے ہوئے روحانی خزائن کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ احباب کو اس طرف توجہ اور دلچسپی پیدا ہونے کیلئے روحانی خزائن کے جلدوں کا مختصر تعارف پیش کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ احباب جماعت استفادہ کریں گے۔ (نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

روحانی خزائن جلد چہارم کل 506 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں کل پانچ کتب ہیں۔ (1) الحق مباحثہ لدھیانہ (2) الحق مباحثہ دہلی (3) آسمانی فیصلہ (4) نشان آسمانی (5) ایک عیسائی کے تین سوال اور اُن کے جواب

(1) الحق مباحثہ لدھیانہ:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تصنیف لطیف مارچ 1891ء کی ہے اور روحانی خزائن جلد نمبر 4 کے صفحہ نمبر 01 تا 128 پر مشتمل ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اتمامِ حجت کی غرض سے لدھیانہ کا سفر اختیار فرمایا۔ اور ۲۶ مارچ ۱۸۹۱ء کو اُس وقت کے تقریباً تمام مشہور علماء کو تحریری مباحثہ کا چیلنج دیا۔ اس اشتہار کو پڑھ کر لدھیانہ کے مولوی تو خاموشی میں ہی اپنی پردہ دری سمجھ بیٹھے۔ مولوی شاہ دین صاحب، رشید احمد گنگوہی صاحب نے انکار کیا۔ ایک سجادہ نشین میاں اللہ بخش تونسی سنگھڑی نے تو کوئی جواب نہ دیا البتہ شاہ نظام الدین صاحب بریلوی نیازی نے معذرت کردی۔ ان دنوں ایک طرف حضرت اقدسؑ کے خلاف مخالفت کا بازار گرم تھا تو دوسری طرف سعید روحوں کو قبولِ حق کی سعادت بھی نصیب ہو رہی تھی۔ چنانچہ ایک عالم مولوی رحیم اللہ صاحب، مولوی غلام نبی صاحب ساکن خوشاب احمدیت میں داخل ہوئے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب شملہ سے لدھیانہ آتے ہی شہر میں شور مچا دیا کہ مرزا صاحب کو چاہئے کہ مجھ سے مباحثہ کرلیں۔ یہ مناظرہ تحریری تھا جو کہ ۲۰ تا ۲۹ جولائی ۱۸۹۱ء تک یعنی کل دس یوم میں منعقد ہوا۔ لیکن آخری پرچہ ۳۱/ جولائی کو سنایا گیا۔ اِس مباحثہ میں حضرت اقدسؑ کے مضمون کو نقل کرنے کی خدمت حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ کے سپرد تھی۔ اس مباحثہ میں حضورؑ نے قرآنِ شریف اور حدیث کے مقام و مرتبہ پر تفصیل سے بحث کی۔ جس سے رہتی دنیا تک

رہنمائی مل سکیگی ۔اور ہمیشہ قرآنِ کریم کوفوقیت ،افضلیت حاصل رہے گی۔اسی مباحثہ کے موقعہ پر مولوی نظام الدین صاحب نے احمدیت قبول کی۔نیز ایک دلچسپ واقعہ یہ پیش آیا کہ جب حضرت مسیح موعودؑ نے پڑھا کہ بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری جوحدیث معارض قرآن ہووہ چھوڑ دی جائے اورقرآن کو لے لیاجائے۔ اس پر مولوی محمد حسین کونہایت غصہ آیااور کہا اگر یہ حدیث بخاری میں ہوتو میری دونوں بیویوں پرطلاق ہے۔اس پرتمام لوگ ہنس پڑے اورمولوی صاحب کو مارے شرم کے کچھ نہ بن پڑا۔

(تذکرۃ المہدی صفحہ 158 مصفنہ پیرسراج الحق صاحب نعمانیؓ)

(2)الحق مباحثہ دہلی:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تصنیف لطیف اکتوبر 1891ء کی ہےاورروحانی خزائن جلد نمبر 4 کے صفحہ نمبر 129 تا332 پر مشتمل ہے۔مباحثہ کیلئے پانچ ضروری شرائط قرار پائیں۔(۱)مباحثہ تحریری ہوگا(۲)فریقین کی جانب سے پانچ پانچ پرچے ہوں گے۔(۳)پہلا پرچہ آپؑ کا ہوگا(۴)سب سے قبل مسئلہ حیات ووفات مسیح پرمباحثہ ہوگا اُس کے بعد نزولِ مسیح۔(۵)پھر آپؑ کے مسیح موعود ہونے کی بحث ہوگی۔مباحثہ کی تاریخ ۲۳/اکتوبر ۱۸۹۱ءقرار پائی۔۔حضورؑ کے بعض خدام ایک لمبے دالان کے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔پھرمولوی محمد بشیرصاحب بھی مع اپنے چند رفقاء پہنچ گئے۔جب حضورکوان کی آمد کی اطلاع دی گئی توحضور بالا خانہ سے نیچے تشریف لائے ۔السلام علیکم وعلیکم السلام کے بعد مولوی محمد بشیر صاحب نے حضور سے مصافحہ بھی کیا اورمعانقہ بھی۔اس کے بعد سب بیٹھ گئےتو حضورؑ اپنے دعوٰی سے متعلق محمد بشیر صاحب اوران کے رفقاء کو مخاطب کرکے معرفانہ تقریر فرمائی۔ دورانِ تقریر ہی مولوی محمد بشیر صاحب بول پڑے کہ آپ اجازت دیں تو مَیں دالان کے پرلے گوشے میں جا کر کچھ لکھوں۔حضرت اقدس نے فرمایا بہت اچھا۔جب مولوی صاحب کا مضمون منشی صاحب نے لے جا کر دیا توحضور نے تیزی سے ایک نظر فرما کر جواب لکھنا شروع کردیا۔جب ایک دوورق لکھ دیتے تومنشی صاحب لاکر نیچے دیتے اور وہاں مولوی عبد الکریم صاحب اورعبدالقدوس صاحب نقل کرتے ۔اس طرح فریقین کے تین تین پرچے ہوچکے تھے۔حضور کی طرف سے جو پرچے لکھے گئے تھے وہ ایک متلاشی حق کیلئے کافی دلائل پر مشتمل تھے۔مولوی صاحب جلسہ مباحثہ میں ایک بھی پرچہ نہ لکھ سکے بلکہ گھر سے ہی لکھ کر لاتے تھے۔ حضورؑ نے مولوی صاحب سے فرمایا کہ جب آپ کے پاس کوئی دلیل ہی نہیں تو پھرخوامخواہ تحریر بڑھانے سے کیا فائدہ؟ بحث ختم ہونے پر مولوی محمد بشیر صاحب حضرت اقدس سے ملاقات کیلئے آئے اورکہا کہ میرے دل میں آپ کی بڑی عزت ہےآپ کواس بحث کیلئے جوتکلیف دی اُس کی معافی چاہتاہوں۔ ۲۰/اکتوبر/۱۸۹۱ءکو خدائی حفاظت کا ایمان افروز واقعہ بھی پیش آیا۔آپؑ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔

سر سے میرے پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں
اے مرے بدخواہ کرنا ہوش کرکے مجھ پہ وار

(3)آسمانی فیصلہ:

حضرت مسیح موعودؑ کی یہ تصنیف لطیف دسمبر 1891ءکی ہےاورروحانی خزائن جلد نمبر 4 کے صفحہ نمبر 309 تا353 پر مشتمل ہے۔حضورؑ حیات و وفات مسیح ناصری کے مسئلہ پر میاں نذیر حسین صاحب دہلوی سے مباحثہ کرنے کے لیے ستمبر و اکتوبر 1891ء میں دہلی گئے۔میاں نذیر حسین صاحب دہلوی اوران کے شاگرد مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور دیگر علمائے دہلی نے مسئلہ حیات ووفات مسیح پر بحث کرنے سے انکار کرتے ہوئے یہ عذر پیش کیا کہ آپؑ کافر ہیں اورکافر سے کیا بحث کریں۔آپؑ نے دسمبر 1891ء میں رسالہ ’’آسمانی فیصلہ‘‘ لکھا۔جس میں خاص طور پر میاں نذیر حسین صاحب دہلوی کو پھر مباحثے کی دعوت دی۔اسی رسالہ میں حضورؑ نے

کامل مومن کی شناخت کی چار علامات تحریر فرمائیں۔(1) خدائے تعالیٰ سے اکثر بشارتیں ملتی ہیں۔(2) امور غیبیہ بتائے جاتے ہیں۔(3) اکثر دعائیں قبول کی جاتی ہیں(4) قرآن کریم کے معارف حاصل ہوتے ہیں۔ پہلا جلسہ سالانہ 27/دسمبر 1891ء کو منعقد ہوا تھا۔اس اہم اور عظیم الشان نتائج کے حامل جلسہ سالانہ کے انعقاد کی بنیادی وجہ کا تعلق بھی اسی رسالہ کی تالیف کے ساتھ ہے۔اسی کتاب کے آخر میں حضرت مسیح موعودؑ نے احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کے اجراء اور مستقل انعقاد کے حوالہ سے ”اطلاع“ کے زیر عنوان تحریر فرمایا ہے۔ بیعت کرنے کے بعد لغزش کھا کر جماعت کے مخالف ہونے والے ایک دوست میر عباس علی صاحب لدھیانوی کے بارہ میں حضورؑ نے فرمایا۔میر صاحب اپنی کسی پوشیدہ خامی اور نقص کی وجہ سے آزمائش میں پڑ گئے۔اس کتاب میں حضورؑ نے رؤیا میں زیارت رسولؐ کی حقیقت کے متعلق اصولی رہنمائی بھی فرمائی ہے۔

(4)نشان آسمانی:

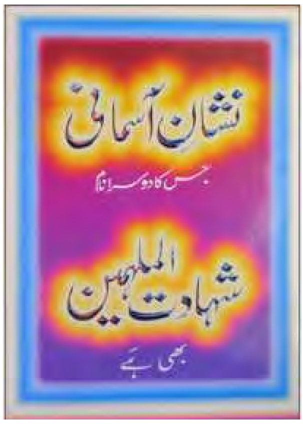

رسالہ نشان آسمانی مئی 1892ء میں لکھا گیا اور جون 1892ء میں شائع ہوا۔اس کا دوسرا نام ”شہادت الملہمین“ ہے۔ یہ کتاب روحانی خزائن جلد نمبر 4 کے صفحہ نمبر 355 تا 412 پر مشتمل ہے۔اس میں حضورؑ نے ہندوستان کے دو اولیاء اللہ کی پیشگوئیاں درج فرمائی ہیں جن سے آپؑ کے دعویٰ کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ان میں سے ایک بزرگ شاہ نعمت اللہ ولی صاحب ہیں۔ یہ مرد با خدا ہندوستان میں ولایت اور اہل کشف ہونے کا غیر معمولی شہرہ رکھتے ہیں اور دہلی کے نواح کے رہنے والے تھے۔ان کا زمانہ ان کے دیوان کے مطابق پانچ سو ساٹھ ہجری ہے۔ یہ پیشگوئی فارسی زبان میں ایک قصیدہ میں لکھی گئی ہے۔ دوسرے بزرگ مجذوب گلاب شاہ تھے جن کا زمانہ رسالہ ”نشان آسمانی“ کی تصنیف سے تیس یا اکتیس برس پہلے کا ہے۔ یہ بزرگ صاحبِ خوارق وکرامات تھے۔ان کے ایک کامل مرید میاں کریم بخش صاحب نے ان کی پیشگوئی حضور علیہ السلام کے سامنے حلفاً بیان کی۔مذکورہ بالا دو پیشگوئیوں کے علاوہ اس کتاب میں دجال کی حقیقت، احادیث نبویہؐ کی روشنی میں مہدی موعودؑ کی تعیین، مولوی محمد حسین بٹالوی کی طرف سے آپ پر لگائے جانے والے فتویٰ تکفیر کی اصلیت، الٰہی نشانوں کی حقانیت، خوابوں کے ذریعہ لوگوں کا احمدیت قبول کرنا، آپ کی صداقت معلوم کرنے کے لیے استخارہ کا طریق اور جماعتی واعظین کی اہمیت کے حوالے سے حقائق ومعارف پر مشتمل لطیف مضامین شامل ہیں۔

(5)ایک عیسائی کے تین سوال اوران کے جواب:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ کتاب 1892ء میں تصنیف کی گئی اور روحانی خزائن جلد نمبر 4 کے صفحہ نمبر 413 تا 506 پر مشتمل ہے۔مئی یا جون 1889ء میں ایک عیسائی عبداللہ جیمز نے انجمن حمایت اسلام لاہور کو اسلام کے بارہ میں اپنے تین سوالات بغرض جواب بھیجے۔(سوال:1)محمدؐ کا اپنی نبوت اور قرآن مجید کے کلام اللہ ہونے پر متشکی ہونا۔(سوال:2)محمدؐ کو کبھی کوئی معجزہ نہ ملا۔(سوال:3) اگر محمدؐ پیغمبر ہوتے تو اس وقت کے سوالوں کے جواب میں یہ نہ کہتے کہ خدا کو معلوم یعنی مجھ کو معلوم نہیں اور اصحاب کہف کی تعداد میں غلط بیانی نہ کرتے اور یہ نہ کہتے کہ سورج دلدل میں چھپتا ہے یا غرق ہوتا ہے حالانکہ سورج زمین سے نوکروڑ حصہ بڑا ہے وہ کس طرح دلدل میں چھپ سکتا ہے۔؟ انجمن حمایت اسلام لاہور کی درخواست پر حضرت مسیح موعودؑ نے ان سوالات کا مفصل اور مدلل جواب دیا ہے۔ جو کہ ”تصدیق النبیؐ“ کے نام سے بعد میں کتاب کی صورت میں شائع ہوا۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اِسے روحانی خزائن کے جلد نمبر 4 میں شامل کیا گیا ہے۔عیسائیوں میں تبلیغ کیلئے اس کتاب کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کر کے کما حقہ استفادہ کرنے کی توفیق دے۔آمین

(نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

اخبارِ مجالس

تربیتی اجلاس بابت صحت جمشید پور:

مؤرخہ 19-02-2020 کو ''صحت'' کے عنوان سے ایک تربیتی اجلاس جمشید پور (جھارکھنڈ) میں منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم، عہد انصاراللہ، نظم کے بعد مکرم رئیس الدین خان صاحب قائد صحت وجسمانی مجلس انصاراللہ بھارت نے قرآن وحدیث کی روشنی میں صحت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے صحت کو برقرار رکھنے کے بارہ میں مختلف اہم ہدایات کے ساتھ نصیحت کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح صحت کا خیال رکھتے ہوئے عبادتِ الٰہی کے ساتھ مخلوق کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(نیک محمد ناظم ضلع رانچی، ایسٹ سنگھ بھوم، جھارکھنڈ)

شش روزہ تربیتی کیمپ قادیان:

مورخہ 25 تا 30 جنوری 2020ء مجلس انصاراللہ بھارت کے زیر اہتمام مسجد ناصر آباد قادیان میں قادیان تشریف لانے والے مہمانان کرام کیلئے شش روزہ تربیتی کیمپ منعقد ہوا۔ اس تربیتی کیمپ کیلئے محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نے ایک کمیٹی مقرر فرمائی۔ جس کا صدر خاکسار تھا اور سیکرٹری کے فرائض مکرم سید طفیل احمد شہباز نے سرانجام دیئے۔ روزانہ بعد نماز عصر یہ تربیتی کلاسز کا انعقاد ہوتا رہا۔ مکرم جاوید احمد لون صاحب نے تربیتی کیمپ کے اغراض بیان کئے۔ روزانہ تجوید القرآن کی کلاس مکرم مرشد احمد ڈار صاحب بڑی محنت سے لگاتے رہے۔ روزانہ مختلف علماء کرام کو کلاس کیلئے مدعو کیا جاتا رہا۔ مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ناظر دعوت الی اللہ شمالی ہند، مکرم مولانا سلطان احمد ظفر صاحب ناظم ارشاد وقف جدید، مکرم مولانا مظفر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ، مکرم مولانا تنویر احمد خادم صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ قادیان اور خاکسار نے تربیتی امور بیان کرنے کی سعادت حاصل کی۔ جبکہ مکرم مبشر احمد بدر صاحب لوکل مربی سلسلہ قادیان نے تواضع کے انتظامات بہت عمدگی کے ساتھ سرانجام دئے۔ الحمدللہ۔

(عبدالمؤمن راشد نائب صدر اول مجلس انصاراللہ بھارت)

مجلس عاملہ ریفریشر کورس ضلع ٹروانڈرم:

مؤرخہ 23 فروری 2020ء کو بمقام احمدیہ مسجد کروناگاپلی زیر صدارت مکرم سی شمیم صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ بھارت برائے جنوبی ہند مجلس عاملہ انصاراللہ کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ مکرم ایم عبداللہ صاحب نے ریفریشر کورس کے اجلاس سے خطاب کیا بعدہٗ کاؤنسلنگ کے دوسرا سیشن زیر صدارت مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن کویا صاحب نائب ناظم منعقد ہوا۔ جس میں مکرم غلام اسماعیل صاحب مبلغ انچارج نے ممبران مجلس عاملہ کے فرائض وذمہ داریاں کے عنوان سے تقریر کی۔

بعد نماز ظہر وعصر اختتامی اجلاس سے زیر صدارت مکرم سی شمیم صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ بھارت برائے جنوبی ہند منعقد ہوا۔ جس میں زعماء کرام کے ساتھ ڈسکشن سیشن منعقد ہوا۔ الحمدللہ۔ اس پروگرام میں کل (37) ممبران شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احسن رنگ میں خدمت دین بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ناظم ضلع کوٹّم، ٹروانڈرم، کیرالہ)

مجلس عاملہ ریفریشر کورس ضلع ارناکلم:

مؤرخہ 23 فروری 2020ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بمقام احمدیہ مسجد عمر ارناکلم مجلس عاملہ انصاراللہ کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ اس پروگرام کا افتتاح مکرم ٹی کے ابوبکر صاحب امیر ضلع ارناکلم نے کیا۔ افتتاحی اجلاس زیر صدارت مکرم محمد صفوان صاحب ناظم ضلع منعقد ہوا۔ بعدہٗ مکرم سلطان نذیر صاحب مبلغ سلسلہ نے انصاراللہ کی ذمہ داریاں کے عنوان سے تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم ہاشم اشرف صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم نوشاد احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے مجلس انصاراللہ کے فرائض اور مختلف شعبہ جات کے بارہ میں ایک presentation پیش کی۔ مکرم ایچ احمد شفیع صاحب منتظم عمومی مجلس انصاراللہ ارناکلم نے رپورٹ تحریر کرنے اور بروقت ارسال کرنے کی اہمیت بیان کی۔

اختتامی اجلاس میں مکرم محمد صفوان صاحب ناظم ضلع ارناکلم نے اختتامی تقریر کی۔ جس کے بعد دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ کل آٹھ مجالس سے (36) ممبران شامل ہوئے۔ دو اخبارات میں خبر شائع ہوئی۔

(ناظم ضلع ارناکلم، الپی، کیرالہ)

ریفریشر کورس عہدیداران مجلس انصار اللہ قادیان:

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس انصار اللہ قادیان کے جملہ عہدیداران کا ریفریشر کورس مورخہ 18 فروری بروز منگل بعد نماز مغرب وعشاء سرائے مبارکہ (لجنہ اماءاللہ ہال) میں مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصاراللہ بھارت کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔

پروگرام کا آغاز حسب طریق تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔محترم فہیم احمد صاحب ملکانہ نے سورۃ صف کے آخری رکوع کی تلاوت کی۔ بعدہ محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نے عہد دہرایا۔عہد کے بعد محترم مولوی عبدالمومن راشد صاحب نائب صدر اوّل مجلس انصار اللہ بھارت نے تقریر کی آپ نے اپنی تقریر میں سب سے پہلے شعبہ تجنید کی طرف توجہ دلائی کہ مورخہ 30 نومبر تک مجلس کی تجنید مرکز کو چلی جانی چاہئے۔تجنید مکمل ہو، وفات شدگان کی بر وقت مرکز کو اطلاع دی جائے۔انصار کے حزب بنائے جائیں، ہر دس کے گروپ پر ایک سائق بنائیں ۔(شعبہ عمومی)اعداد شمار کے مطابق رپورٹ مرکز کو بھجوایا کریں۔نماز اور دعوت الی اللہ کے تعلق سے ماہانہ اجلاس عاملہ منعقد کریں۔مرکز سے خط وکتابت اسی شعبہ کا کام ہے۔

(شعبہ تربیت) ہر ناصر کے لئے پنجوقتہ باجماعت نماز کی ادائیگی ضروری ہے۔تہجد ادا کریں خواہ دو ہی رکعت ہو۔حضور انور کا خطبہ جمعہ مسجد میں آکر انصار بھائی سنیں۔پھر تلاوت قرآن مجید کی عادت ڈالیں۔ جو انصار کسی پہلو سے کمزور نظر آتے ہیں ان سے ملاقات کریں۔(شعبہ مال)انصار اپنا بجٹ اصل آمد کے مطابق لکھوائیں۔

بعدۂ محترم مولوی شیخ مجاہد احمد صاحب شاستری نائب صدر مجلس انصاراللہ بھارت برائے صف دوئم نے تقریر کی آپ نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک ارشاد کے حوالہ سے فرمایا کہ اسوقت قلمی جہاد اور وقت کی قربانی کی ضرورت ہے۔پھر آپ نے مجلس انصاراللہ صف دوئم کا مختصر تعارف کروایا۔(شعبہ تعلیم) نماز مترجم ہر ناصر کو آنی چاہئے، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف انصار توجہ دیں اور دینی نصاب کے امتحان میں زیادہ سے زیادہ انصار شامل ہوں۔(شعبہ تبلیغ)زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پیغام حق پہنچایا جائے۔(شعبہ تعلیم القرآن وقف عارضی)انصار کو قرآن مجید کی تلاوت کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہئے۔قادیان کے انصار کو وقف عارضی کی طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔انسان کو چاہئے کہ ذاتی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ قومی ذمہ داریوں کی طرف بھی خصوصی توجہ دے۔

محترم صدر اجلاس نے بحوالہ خطاب حضور انور برموقع ریفریشر کورس عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ منعقدہ 22 دسمبر 2019ء بتایا کہ

1۔سب سے بنیادی چیز ہر عہدیدار میں اطاعت کا جذبہ ہونا چاہئے۔ خلیفہ وقت کا کوئی ارشاد ہو اس پر فوری طور پر لبیک کہنا چاہئے۔پھر درجہ بدرجہ جماعتی عہدیداران کی اطاعت ہے۔

2۔ ہر عہدیدار کو ایک نمونہ ہونا چاہئے رول ماڈل بننا ایک عہدیدار کے لئے ضروری ہے۔

۞ ایک عہدیدار کو تعلق باللہ میں ایک نمونہ ہونا چاہئے۔

۞ ایک عہدیدار کو نماز باجماعت کا پابند ہونا چاہئے۔

۞ تربیت کے حوالہ سے جب تک انفرادی پروگرام نہیں بنائیں گے کامیابی نہیں مل سکتی۔جس طرح چندہ کی وصولی کے لئے انفرادی رابطہ کیا جاتا ہے اُس سے بڑھکر تربیت کیلئے انفرادی رابطہ کی ضرورت ہے۔ اس میں ضرورت پڑنے پر مرکزی مجلس عاملہ کے ممبران کو بھی بھجوایا جائے گا۔مرکز اس میں آپ کا ہر ممکن تعاون کرے گا۔انشاءاللہ۔

3۔پھر خلیفہ وقت کے ساتھ ہمارا تعلق ہونا چاہئے۔خلافت سے جڑے رہنا ضروری ہے اسی میں ہماری بقا ہے۔ہم عہد میں دہراتے ہیں کہ خلافت کی حفاظت کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گے۔خلافت کی حفاظت یہ ہے کہ خلیفہ وقت کے احکام کی اطاعت کرنے والے ہوں۔خلیفہ وقت کا جو بھی ارشاد ہو اس کو اپنی پلکوں پر لینے والے ہوں فوری طور پر اس کی اطاعت کرنے والے ہوں۔اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

دعا کے ساتھ ریفریشر کورس کا اختتام ہوا۔پروگرام کے آخر پر عشائیہ کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔اس پروگرام میں مجلس انصاراللہ قادیان کے ایک صد اٹھارہ (118)عہدیداران نے شرکت کی۔

(شیخ ناصر وحید، زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ قادیان)

رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا (طٰہٰ:۱۱۵)

SYED COACHING CENTRE

Separate hostel facilities for boys and girls

S.KHALID AHMAD M.Sc. (Math) c/o Mr. ZAFAR ZAIDEE Sb.

All Entrance Test AMU & other I, VI, IX XI (Science & Commerce)
Regular Classes VI to XII (Science & Commerce)
Branch: Friend,s Colony, Civil Lines, ALIGARH

Mobile
9759210843
9557931153

"مَیں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی" (ملفوظات جلد4 صفحہ 610)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

ZISHAN AHMAD AMROHI (Prop.)	ADNAN TRADING CO. TENDU PATTA AND TOBACO SUPLIER Amroha-244221 (U.P.)	Mobile 7830665786 9720171269

"خدا کا دامن پکڑنے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا اُس پر کبھی بُرے دن نہیں آسکتے" (ملفوظات جلد3 صفحہ 263)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

::طالبِ دُعا:: شیخ غلام مسیح، زیب النساء	BHADRAK ODISHA Ph.09437060325	::منجانب:: شیخ غلام احمد

"تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہیئے" (ملفوظات جلد4 صفحہ 607)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

K.Saleem Ahmad	City Hardware Store 89 station road radhanagar chrompet chennai - 600044	Ph. 9003254723 email: ksaleemahmed.city@gmail.com

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا ☆ نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے (دُرّثمین)
طالبِ دُعا: سیٹھ محمد بشیر و اہل وعیال

M/S : BASHEER & COMPANY VADDEMAN H.O. HYDRABAD (T.S.)

"خدا کا دامن پکڑنے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا اُس پر کبھی بُرے دن نہیں آسکتے" (ملفوظات جلد 3 صفحہ 263)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

R.N.Nagar
Post. SORO
Dist.BALASORE-ODISHA
Pin-756045

BANTY SHOE CENTRE

::طالبِ دُعا::
سراج خان

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

فون نمبر: 1800 103 2131

وقت صبح 8:30 تا رات 10:30 (تعطیل: جمعۃ المبارک)

Prop: Sk. Ishaque

Phangudubabu	:	7873776617
Tikili	:	9777984319
Papu	:	9337336406
Lipu	:	9437193658

Faizan fruits traders

Near Railway Gate, Soro
Balasore, Odisha - 756045

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

منجانب: سیٹھ وسیم احمد
مجلس انصار اللہ چنتہ کنٹہ، تلنگانہ

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ
إِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا ﴿۳۱﴾ (بنی اسرائیل: 31)

LUCKY BATTERY CENTRE
BATTERY & DIGITAL INVERTER

Thana Chhak, NH-5 Soro
Balasore, Odisha, Pin 756045
e-mail : abdul.zahoor786@gmail.com
Mob. 09438352786, 06788221786

Sk. Abdul Rahim (SUNGRA)

Ganimat Bibi - 9090900923

Papu Cloth Store

Mobile No. 9438290211

SALEPUR - CUTTACK - ODISHA

Silver screen
image india pvt ltd.
Ad Agency

CREATIVITY IS THE BREATH OF OUR BRAINS..!

WE DO ALL ADVERTISEMENT

No: 7, Pasumarthi Street, Rangarajapuram
Kodambakkam, Chennai - 600 024. India.
E-mail: silverscreenimage@gmail.com
silver_screenimage@yahoo.com
Web: www.silverscreenimage.com
Mobile : 9790896372 / Phone : 044-43598788

PRINT MEDIA
ELECTRONIC MEDIA
POSTER
BROCHURES
FLUX PRINTING
VINAYAL
HORDINGS

✪PAPU:9337336406✪

LIPU: 9437193658-9778116653

PAPU LIPU ROAD WAYS

SORO, BALASORE, ODISHA - 756045

ALL INDIA TRUCK SUPPLIER

❁ Taj 9861183707 ❁

TAJ METER HOUSE

234. Okilbag, Laxmisagar,Cuttack Road

Bhubaneswar-751006,Odisha.

We also repair digital meter

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے
اس سے ہمیں مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی ملیں گے
اور قرآن کریم کے علوم کی بھی معرفت ہمیں حاصل ہوگی" (الفضل انٹرنیشنل 2 تا 8 جولائی 2004)

{ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز}

✶ ✶ ✶ پروپرائٹر حمید احمد غوری ✶ ✶ ✶

فریدانجینیئرنگ ورکس اینڈ رولنگ شٹر حیدرآباد، تلنگانہ

JOTI SOW MILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)

JSM

S.A.Quader (Managing Director)

c/o Abdul Qadeer Khan

تکبّر بہت خطرناک بیماری ہے جس
انسان میں یہ پیدا ہوجاوے اسکے
لئے رُوحانی موت ہے (ملفوظات جلد 4 صفحہ 437)

تبلیغِ دین نشر و ہدایت کے کام پر
مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

طالب دُعا: سیٹھ محمد زبیر

H.No.18-B-140. C/O *SONY GROUP*
BANDLA GOWDA. CHANDRAYAN GUTTA. HYDERABAD-500005

"مَیں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم

خدا تعالیٰ کے احکام کے پورے پابند ہو جاؤ اور

اپنی زندگیوں میں ایسی تبدیلی کرو جو صحابہ کرامؓ نے کی تھی"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 4 صفحہ 468، ایڈیشن 2008ء، انڈیا)

S.A.Quader
Managing Director

Ph : 230088 (O)
(06784) : 250853 (O)
: 252420 (R)

JMB

JMB RICE MILL (P) Ltd.
Tishal Pur, Rahanja, Bhadrak.

UDUPI THE VEG

HOTEL HILL VIEW

Your Residence of Coorg
Hill Road, Madikeri, Kodagu,
KARNATAKA, INDIA
Ph:08272 223808, 9901490865

UDUPI THE VEG

Coorg's Prominent Vegetarian Restaurant
Al Wesal Tower, Kohinoor Road, Madikeri,
Coorg (Kodagu), Karnataka, India
Phone:+91-8277526644,+91-8272220144
www.udipitheveg.in

Ph:09622584733

Ph:09419049823

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں

کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں

سخت مکروہ ہے...... ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے

زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۴۰۲)

اِرْشَاد حَضْرَتْ مَسِیْح مَوعُود عَلَیْہِ الصّلوٰۃ و السّلاَم

طالبِ دُعا :: **DAR FRUIT COMPANY KULGAM**

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233

Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979